طاقت بھر دیتی ہیں جس سے اندھے دیکھنے لگتے ہیں۔ گونگے۔ لنگڑے چلنے لگتے ہیں۔ اور گونگے بولنے لگتے ہیں۔ غرض انکی دوستی ہر قسم کے سموم کا تریاق اور انکی دشمنی ایک سخت زہر ہوتی ہے۔ جسکے کھانیکے بعد کوئی انسانی تدبیر انسان کو ہلاکت سے بچا نہیں سکتی ٭

موجودہ زمانہ میں لوگ روحانیت سے جسقدر دور چلے گئے ہیں۔ اور بدیوں کا جو انتشار ہے اور گناہوں کی جو کثرت ہے۔ وہ بزبان حال پکار کر کہ رہی ہے کہ اگر کسی زمانہ میں کبھی کوئی نبی آیا ہے۔ تو اسوقت ضرور نبی آنا چاہئیے۔ اور اگر کسی وقت کوئی مصلح مبعوث کیا گیا ہے۔ تو اس زمانہ میں ضرور مبعوث ہونا چاہئیے۔ اور پہلے انبیاء کی پیشگوئیاں بھی بالاتفاق اس بات پر شہادت دے رہی ہیں۔ کہ یہ وقت ایک نبی کی بعثت کا ہے گو مختلف مذاہب میں ہزاروں باتوں کا اختلاف ہے۔ اور شاید ایسی ایک بات بھی نہ مل سکے جس میں تمام مذاہب متفق ہوں لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔ کہ آخری زمانہ میں ایک نبی آئیگا۔ اور جو علامتیں اسکے زمانہ کی بتائی گئی ہیں۔ وہ سب اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہیں۔ لیکن افسوس کہ باوجود زمانہ کی حالت کے اقتضاء اور تمام مذاہب کی متفقہ شہادت کے لوگ اس بات کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ کہ اس زمانہ کے نبی کی شناخت کریں۔ جو اللہ تعالیٰ نے عین ضرورت کے وقت آسمان سے اتارا ہے۔ کیا دنیا اس قسم کے نبی کی منتظر ہے جو آسمان سے نازل ہو۔ اور فرشتے اسکے ساتھ ہوں۔ اور خدا تعالیٰ بلند آواز سے جو یکدفعہ تمام دنیا میں سنائی دے۔ اسکی تصدیق کرے جنت اسکے دائیں طرف اور دوزخ بائیں طرف ہو۔ قضاء و قدر کے فیصلے اسکے ہاتھ میں دیئے جائیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو یہ خواہش کبھی میسر نہ آئیگی۔ نہ ایسا کوئی نبی دنیا میں آیا ہے۔ نہ آئندہ آئیگا۔ انسانوں کی ہدایت کے لئے انسان رسول ہی بھیجے جاتے ہیں۔ کیونکہ غیر جنس غیر جنس کیلئے نمونہ نہیں بن سکتی۔ اور نبی دنیا میں نمونہ بنکر آتے ہیں۔ وہ آسمان سے نازل نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ زمین ہی پر دوسرے انسانوں کی طرح عورت کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں۔ پس ایسا نبی جو پہلے انبیاء کی سنت پر نہ ہو۔ کبھی نہیں آسکتا۔ جو نبی بھی آئیگا اسی طریق پر آئیگا۔ جسپر پہلے زمانوں میں نبی آتے رہے ہیں ٭

اے سننے والو سنو! اور اے دیکھنے والو دیکھو! اور اے عقل و خرد رکھنے والو جان لو! کہ اسی قدیم سنت اللہ کے مطابق جو پہلے نبیوں کے وقتوں میں ظاہر ہوتی رہی اس زمانہ میں بھی وہ

موعود نبی جس کا وعدہ ہندوؤں میں کرشنؑ اور بدھوں میں مسیودر بھمی۔ اور یہود و مسیحیوں اور مسلمانوں میں مسیح موعودؑ کے نام سے کیا گیا تھا۔ آگیا ہے۔ اور خدا نے اسکے لئے ویسے ہی نشان دکھائے ہیں۔ جیسا کہ وہ پہلے نبیوں کے ہاتھوں پر دکھاتا رہا ہے۔ اس نے دعائیں کیں۔ اور خدا تعالیٰ نے اسکی دعاؤں کو قبول کیا۔ وہ مریض جن کی شفا سے تمام طبی قواعد قاصر تھے۔ اس کے ہاتھوں سے اچھے ہوئے۔ اور وہ اخبار جو اس نے قبل از وقت تمام دنیا میں شائع کی تھیں۔ بجنسہٖ پوری ہوئیں۔ حالانکہ غیب کی اخبار کثرت سے سوائے رسولوں کے اور کسی پر ظاہر نہیں ہوتیں۔ جیسا کہ تمام ادیان کا اتفاق ہے۔ قرآن فرماتا ہے فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول (الجن ۲۸) "خدا تعالیٰ اپنے غیب پر غالب نہیں کرتا۔ مگر جسکو چن لیتا ہے۔ اپنے رسولوں میں سے"۔ اسی طرح بائیبل کہتی ہے "جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے۔ واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو۔ تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی۔ بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔ تو اس سے مت ڈر" استثناء ۱۸

اے صداقت کے طالبو! اور حق کے متلاشیو۔ میں کس طریق پر تم کو سمجھاؤں کہ وہ مسیح موعود اور مہدیؑ اور کرشنؑ اور مسیودر بھمی اور بدھ جس کا وعدہ مختلف مذاہب میں دیا گیا تھا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ کے وجود میں پورا ہو چکا ہے۔ اور اب قیامت تک ان پیشگوئیوں کا کوئی اور مصداق پیدا نہ ہوگا۔ میں کس طرح تمہارے دلوں میں یہ بات ڈالوں کہ خدا کے ماموروں کی شناخت ایک ایسی نعمت ہے۔ جسکے مقابلہ میں کوئی دنیاوی نعمت نہیں ٹھہر سکتی۔ میں کن الفاظ میں تمہیں بتاؤں کہ جو شخص خدا سے جنگ کرتا ہے اس کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ اور یہ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے رسولوں کا انکار کرتا ہے وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کا انکار کرتا ہے۔ آہ میں کس بگل کے ذریعہ سے تمام دنیا کے سوتے ہوئے لوگوں کو جگاؤں۔ تا وہ دیکھیں۔ کہ خدا کا سورج نصف النہار پر آگیا ہے۔ دنیا کا بیشتر حصہ خدا کے بعض گذشتہ نبیوں کے ماننے کا دعویدار ہے۔ مگر افسوس کہ ایسے بہت کم لوگ ہیں۔ جنہوں نے کبھی اس بات پر غور کیا ہو۔ کہ وہ ان نبیوں کو کیوں مانتے ہیں۔ اگر وہ اس بات پر غور کرتے۔ تو جو دلائل وہ ان نبیوں کی صداقت کے معلوم کرنے کے ان ہی دلائل

سے اس زمانہ کے رسول کی شناخت نہایت آسانی سے انکو حاصل ہو جاتی۔ مگر افسوس
کہ اس زمانہ میں حقیقی ایمان کی جگہ وراثتی ایمان نے لیلی ہے۔ اور اگر وہی نبی جن کو مختلف اقوام
مان رہی ہیں اسوقت انہی دلائل کے ساتھ جو انکے ظہور کے وقت انکو ملے تھے واپس آجائیں
تو انکے ماننے والے انکا بھی مقابلہ کرنے لگیں یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من
رسول الا کانوا بہ یستھزءون (یٰس ۳۱) اے افسوس بندوں پر کہ انکے
پاس کوئی رسول نہیں آیا۔ مگر انہوں نے اس کی تحقیر کی اسے ہنسی اور ٹھٹھا کیا۔

خدا تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کی صداقت پر اسقدر نشان دکھائے ہیں۔ اور اس قدر
دلائل بھیجے ہیں کہ ع "کافی ہیں ماننے کو اگر اہل کوئی ہے"

جب ابھی دنیا میں کوئی شخص اسکو جانتا بھی نہ تھا۔ اسوقت اس نے اپنی کتاب
براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۱ (جو ۱۸۸۲ء میں تمام ہندوستان میں شائع ہوئی) *
پر یہ الہام شائع کیا کہ "یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق"
اور براہین احمدیہ حصہ چہارم کے صفحہ ۴۸۹ مطبوعہ ۱۸۸۴ء میں ایک یہ الہام بھی
شائع کیا کہ "حان ان تعان وتعرف بین الناس" ❊ اسی طرح ضمیمہ اخبار
ریاض ہند امرتسر مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء میں منجملہ بہت سے الہاموں کے ایک یہ الہام شائع
فرمایا۔ کہ "خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جاوے۔ عزت کے ساتھ قائم رکھیگا۔
اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیگا۔ اور میں تیری تبلیغ کو دنیا کے چاروں
کونوں تک پہنچاؤں گا" یعنی دنیا کے چاروں کونوں سے تیرے پاس تحفے اور آدمی
آئیں گے۔ اور اب وقت آگیا ہے۔ کہ تیری مدد کیجاوے اور تو لوگوں کے درمیان
شہرت پا جاوے۔ خدا تعالیٰ تیری تعلیم کو تمام دنیا میں پھیلائیگا۔ چنانچہ واقعات نے
ثابت کر دیا۔ کہ یہ کلام اللہ تعالیٰ کا تھا۔ کیونکہ اسکے بعد لاکھوں آدمیوں نے اسکو
قبول کیا اور یورپ وامریکہ۔ افریقہ آسٹریلیشیا اور ایشیا کے تمام بلاد میں اسکا
نام بلند ہوا۔ اور ہر بر اعظم کے باشندوں میں سے سعید روحوں نے اسکی دعوت کو
قبول کیا۔ اور برابر قبول کرتی جاتی ہیں۔ اور باوجود ہر قسم کی مخالفت کے اسکی جماعت

* یعنی دنیا کے دور دراز کونوں سے تیرے پاس تحفے اور آدمی آئینگے ❊ یعنی وہ وقت قریب آگیا ہے کہ تیری مدد کیجاوے اور تو لوگوں میں پہچانا جاوے۔

کی ترقی ہر دفعہ پہلے کی نسبت زیادہ سرعت سے ہو رہی ہے÷

اسی طرح اسی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۹ پر آپنے ہندوستان میں طاعون پھیلنے کی خبر دی تھی۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے شائع ہونیکے قریباً پندرہ ۱۵ سال بعد ہندوستان میں طاعون نمودار ہُوا۔ اور اب تک ہر سال لاکھوں آدمی اس مرض میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور ابھی تک اس کے خاتمہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ جب یہ شروع ہی ہُوا تھا۔ اور ابھی بہت کم موتیں اسکے ذریعہ سے ہوئی تھیں۔ اسوقت آپنے دوبارہ ایک مستقل اشتہار کے ذریعہ (جس کا عنوان ہی "طاعون" رکھا گیا تھا۔ اور جو ۶ فروری ۱۸۹۸ء کو لکھا گیا۔ اور شائع کیا گیا) یہ رؤیا شائع کی کہ مجھے دکھایا گیا ہے۔ کہ تمام پنجاب میں پودے لگائے گئے ہیں۔ اور وہ اسی مرض کے ہیں جسکے بعد تمام پنجاب میں سخت طاعون پھوٹ پڑا۔ اسی طرح اسکے متعلق یہ الہام ہُوا کہ "موتا موتی لگ رہی ہے" (دیکھو اشتہار الوصیت اشاعت ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء اخبار الحکم جلد ۹ نمبر ۷ صفحہ ۱۱)

اسی طرح آپنے چار اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے متعلق قبل از وقت ان الفاظ میں خبر دی تھی۔ کہ زلزلہ کا دھکا (دسمبر ۱۹۰۳ء) عفت الدیار محلها و مقامها۔ یعنی ایک ایسا سخت زلزلہ آئیگا۔ کہ وہ عمارتوں کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینکدیگا۔ اور عارضی اور مستقل عمارتیں اپنی بنیاد سے اکھڑ کر گر جائینگی۔ چنانچہ یہ الہام زلزلہ کے آنیسے قریباً ایک سال پہلے اخبار الحکم کی اشاعت ۳۱ مئی ۱۹۰۴ء اور البدر کی اشاعت ۲۴ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء میں شائع ہو چکا تھا۔ چنانچہ اس الہام کے بعد چار اپریل کو جو زلزلہ وادی کانگڑہ میں آیا اس میں ۳۰ ہزار آدمی تو ہلاک ہوئے۔ اور جو زخمی ہوئے انکی تعداد اس سے بہت زیادہ تھی۔ گاؤں کے گاؤں اس طرح مٹ گئے۔ کہ ان کا نام و نشان نہ رہا تمام پنجاب ایک سرے سے دوسرے تک ہل گیا۔ اور سینکڑوں میل پر جو شہر تھے انہیں بھی مال و جان کا نقصان ہُوا۔ اور پنجاب کے باہر بھی بنگال تک اس زلزلہ کے دھکے محسوس ہوئے۔ غرض یہ زلزلہ ہندوستان کی تاریخ میں بالکل نرالا تھا۔

تقسیم بنگالہ کے موقعہ پر جبکہ تمام عہدہ داران حکومت اس بات پر مصر تھے کہ یہ حکم بدلا نہیں جائیگا۔ اور وزرائے انگلستان بار بار اس کے اٹل ہونیکا اعلان کر رہے تھے آپنے

۱۹۰۶ء میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی و اُردو جلد ۵ نمبر ۲ پرچہ فروری ۱۹۰۶ء میں اور اخبارات بدر - الحکم و انڈین مرر کلکتہ میں اپنا یہ الہام شائع کیا "پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا - اب انکی دلجوئی ہو گی" چنانچہ پورے چھ سال بعد باوجود حکام وقت کے بار بار کے انکار کے بادشاہ جارج پنجم کی تاج پوشی کے وقت اس حکم کو منسوخ کیا گیا - اور یہ نشان زبردست طور پر پورا ہوا ۔

امریکہ کے ایک شخص ڈوئی نامی نے جو شکاگو کا رہنے والا اور ایک بڑے فرقہ کا بانی تھا اور ایلیاس ہونیکا دعویٰ رکھتا تھا - جب ایک موقعہ پر اسلام کے خلاف بہت زہر اُگلا - تو آپنے اُسکے خلاف ایک اشتہار شائع کیا - اور اسکے متعلق خبر دی - کہ وہ سخت عذاب میں مبتلا کیا جائیگا - چنانچہ اُسکے بعد اسکی بیوی اور اُس کا بیٹا اُس کے خلاف ہو گئے - اور وہ حرامزادہ ثابت کیا گیا - اور اُس کے مریدوں نے اسکو چھوڑ دیا - آخر فالج میں مبتلا ہوا - اور دیوانہ ہو کر مرا - اس قسم کے نشانات تو بہت سے ہیں - لیکن اس شخص کا اس لیئے خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ وہ یورپ و امریکہ میں خاص شہرت رکھتا تھا - اور دونوں براعظموں میں اسکے مرید پھیلے ہوئے تھے ۔

ترکی حکومت کی بربادی اور سلطان عبد الحمید خاں کے اپنے اُمراء کے ہاتھوں دُکھ پانیکے متعلق بھی آپنے قبل از وقت ۲۴ - مئی ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ خبر دی تھی جو نہایت واضح طور پر پوری ہوئی ۔

ایرانی حکومت کے انقلاب کے متعلق بھی آپنے اپنا یہ الہام ۱۵ - جنوری ۱۹۰۶ء کو شائع کیا - کہ **تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد** - شاہ ایران کا محل ہلایا گیا ہے (دیکھو ریویو آف ریلیجنز اُردو بابت جنوری ۱۹۰۶ء) چنانچہ **تین** سال کے بعد الہام ایرانی بغاوت اور شاہ ایران کے بھاگ جانے سے پورا ہوا ۔

بلقان کی جنگ کی نسبت بھی آپکے الہامات میں پہلے سے خبر دی گئی تھی چنانچہ ۱۹۰۴ء میں یہ الہام آپکا ریویو آف ریلیجنز اردو بابت جنوری ۱۹۰۴ء میں شائع کیا گیا - کہ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون -

ترک اپنے پاس کے علاقہ میں مغلوب ہو گئے۔ اور اپنے مغلوب ہونے کے بعد جلد پھر غالب ہو جائینگے۔ چنانچہ قسطنطنیہ جو ترکوں کا دارالخلافہ ہے۔ اسکے پاس ہی بلقانی طاقتوں سے ترکوں کو شکست ہوئی اور خود آہی انکی آپس کی خانہ جنگی کے باعث ترکوں کو ایڈریانوپل کی فتح عظیم حاصل ہوئی۔ جس سے پیشگوئی کے دونوں پہلو خارق عادت طور پر پورے ہوئے ؛

موجودہ جنگ کے متعلق بھی آپ نے ان الفاظ میں یہ پیشگوئی ۱۹۰۶ء میں شائع فرمائی کہ :-

اک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد ۔۔۔ جس سے گردش کھائینگے دیہات و شہر و مرغزار
آئیگا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب ۔۔۔ اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگے* ۔۔۔ کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائیگی زیر و زبر ۔۔۔ نالیاں خوں کی چلینگی جیسے آب رود بار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن ۔۔۔ صبح کر دیگی انہیں مثل درختان چنار
ہوش اڑ جائینگے انساں کے پرندوں کے حواس ۔۔۔ بھولینگے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی ۔۔۔ راہ کو بھولینگے ہو کر مست و بیخود راہوار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں ۔۔۔ سرخ ہو جائینگے جیسے ہو شراب انجبار
مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس ۔۔۔ زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں ۔۔۔ آسماں حملے کریگا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس ۔۔۔ اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار
وحی حق کی بات ہے ہو کر رہیگی بے خطا ۔۔۔ کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار

یہ گماں مت کر کہ یہ سب بدگمانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملیگا تجھکو یہ سارا ادھار

اسی طرح یہ کہ "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں" (الہام ۱۱- مئی ۱۹۰۶ء)
یعنی جہاز کثرت سے ادھر ادھر چلیں گے تا کہ لڑائی ہو۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ

جنگ میں جہازوں کا بہت بڑا دخل ہے۔ کیونکہ ان کے ذریعہ سے مختلف علاقوں کی فوجوں کو جنگ کے مختلف میدانوں میں پہنچایا جارہا ہے جتنی کہ اسکی نظیر تاریخ عالم میں بالکل نہیں ملتی۔ پھر آب دوز جہاز نہایت خطرناک تباہی کررہے ہیں۔ اسی طرح بحری محاصرہ کے باعث جو اپنی نظیر آپ ہی ہے ہر وقت ہزاروں چھوٹے بڑے جہازات اس جنگ میں استعمال ہورہے ہیں۔ کہ اگر اسکی مثال پہلے زمانہ میں ملتی تو الگ رہی انسے دسواں حصہ بھی کبھی کسی پہلی جنگ میں جہازات نے کام نہیں کیا۔ کشتی کا لفظ رکھ کر جو کو بڑے جہازات پر بھی بولا جاتا ہے مگر خصوصاً چھوٹے جہازات پر استعمال ہوتا ہے۔ یو بوٹس (آبدوز کشتیوں) کے بے دردانہ حملہ کی طرف جو بحری محاربات میں سب سے زیادہ اہم ہے۔ خاص طور پر اشارہ کیا گیا ہے۔

یہ نشانات ان ہزاروں نشانات میں سے نمونہ کے طور پر بیان کیے گئے ہیں جو خداتعالیٰ نے آپ کے ذریعہ دکھائے۔ اور یہ نشانات ایسے ہیں۔ کہ جنکے معلوم کرلینے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کی صداقت میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ انسان کا کام نہیں۔ کہ وہ اس طرح کثرت کے ساتھ آئندہ ہونیوالے واقعات کی خبریں دے اور وہ نہایت صفائی سے اپنے وقت پر پوری ہوں۔

ایک یا دو یا تین ہوں تو انسان انکو ڈھکوسلا یا قیاس کہہ سکتا ہے۔ لیکن اس کثرت سے بار بار پیشگوئیاں کرنا اور ان سب کا اپنے وقت پر پورا ہونا ایک ایسی بات ہے۔ جو انسانی طاقت سے بالکل بالا ہے۔

مختلف مذاہب کے پیرو جبکہ اپنی کتب میں اپنے نبیوں کی پیشگوئیوں کا حال پڑھکر انپر ایمان لاتے ہیں۔ اور انسے انکی صداقت پر استدلال کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کتب کی نسبت شبہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ شاید وہ پیشگوئیاں بعد میں ملادی گئی ہوں۔ تو پھر کیوں ان کو ان پیشگوئیوں کے ظہور پر جن کی صداقت میں کوئی شبہ ہی نہیں مسیح موعودؑ کی صداقت کا اقرار سے انکار ہے۔ یہ زمانہ پریس کا زمانہ ہے۔ صرف زبانی روایت پر کسی بات کا دارومدار نہیں ہوتا حضرت مسیح موعودؑ کی جن پیشگوئیوں کا میں نے ذکر کیا ہے وہ قبل از وقت مختلف کتب اور

اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکی تھیں۔ اسلیے کسی خطرناک سے خطرناک دشمن کو بھی یہ طاقت نہیں کہ وہ یہ بات کہہ سکے کہ یہ پیشگوئیاں بعد میں بنائی گئی ہیں کیونکہ نہ صرف یہ کہ وہ قبل از وقت شائع ہوکر دوست و دشمن میں تقسیم ہو گئی تھیں بلکہ انکے ثابت کرنیکا خدا تعالیٰ نے ایک اور بھی ذریعہ نکالا ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ ایک غیر مذہب کی حکومت کے ماتحت رہتے تھے اور اس گورنمنٹ کا یہ قاعدہ ہے کہ ہر کتاب یا رسالہ یا اشتہار یا اخبار جو شائع ہو اسکی ایک کاپی بغرض فائل گورنمنٹ کے دفتر میں بھیجی جائے پس اس بات کا ثبوت کہ آیا واقعہ میں یہ پیشگوئیاں قبل از وقت بھی کی گئی تھیں یا نہیں خود گورنمنٹ کے کاغذات اور فائلوں سے بھی مل سکتا ہے اور یہ ایک ثبوت ہے جس کو کوئی رد نہیں کر سکتا پس ایسے نشانات اور ثبوتوں کے باوجود کیونکر ممکن ہے کہ ایک شخص حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے کو تو رد کردے اور ان پہلے انبیاء کے دعووں کو مان لے جنکی پیشگوئیوں کا سوائے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ آیا واقعہ میں وہ قبل از وقت شائع بھی کیگئی تھیں کہ نہیں پھر انہی پیشگوئیوں پر بس نہیں جو اسوقت تک پوری ہو چکی ہیں بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ متواتر نئے سے نئے نشانات آپکی صداقت کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے چنانچہ انہی دنوں میں آپکی دو اور زبردست پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں ایک فتح عراق کے متعلق اور ایک زار روس کی علیحدگی کے متعلق اوّل الذکر پیشگوئی کا ذکر ایک علیحدہ اشتہار میں کیا جاویگا۔ اسوقت ثانی الذکر پیشگوئی کو دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں تا اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو اس سے نفع حاصل کرنیکی توفیق عطا فرمائے

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے حضرت مسیح موعودؑ نے موجودہ جنگ کی نسبت ایک پیشگوئی اُردو کی نظم میں شائع فرمائی تھی اس پیشگوئی میں ایک شعر بھی تھا ؎

مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

یعنی اس جنگ کا خوف تمام بڑے اور چھوٹے آدمیوں کے دلوں میں گھر کر لیگا اور اسوقت زار روس کی حالت بھی نہایت زار ہو جائے گی ؁

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ حصہ پنجم میں ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء میں لکھی گئی جیسا کہ اسکے نیچے نوٹ درج ہے، لیکن یہ کتاب بعض وجوہ سے ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی اسی طرح اگست ۱۹۱۴ء کے پرچہ ریویو آف ریلیجنز

میں یہ پیشگوئی لفظ بلفظ مع ترجمہ انگریزی شائع کی گئی *

اس پیشگوئی کے نیچے ایڈیٹر کی طرف سے جو نوٹ دیا گیا تھا اسمیں اس حصّہ پیشگوئی کی طرف خاص طور پر اشارہ کیا گیا تھا چنانچہ کہا گیا تھا کہ :-

"اس پیشگوئی میں جو تفصیل دی گئی ہے وہ مختلف امور پر شامل ہے اور اسکی خطرناک تفاصیل ایسی ہیبت ناک ہیں کہ انکو پڑھکر انسان کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بدن کانپ اٹھتا ہے زار روس کے ذکر سے اس پیشگوئی میں ایک خاص دلچسپی پیدا ہوگئی ہے"

اس کے بعد ستمبر ۱۹۱۴ء کے پرچہ میں یہ پیشگوئی شائع کیگئی۔ اسی طرح جون ۱۹۱۵ء میں اور جنوری ۱۹۱۶ء میں یہ پیشگوئی شائع کیگئی۔ پیشگوئی جن واضح الفاظ میں ہے اس کے متعلق لکھنے کی ہمیں چنداں ضرورت نہیں۔ صاف الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ اس جنگ کے دوران میں زار روس ایک ایسی حالت میں مبتلا ہوگا جو بالکل ردی اور قابل رحم ہوگی۔ اردو کے الفاظ جو زار کیحالت کے اظہار کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔ حال زار کے ہیں۔ جن کے معنے ایسی حالت کے ہیں جس میں سب سامان ہاتھ سے جاتے رہیں اور بغیر کسی دوسرے کے بتانے کے وہ حالت اپنی خرابی اور تباہی کو آپ بیان کرے *

یہ پیشگوئی جسوقت کیگئی تھی اسوقت ان حالات کا جو آج ۱۹۱۸ء میں پیش آئے ہیں کوئی نام و نشان نہ تھا؟ اسمیں کوئی شک نہیں کہ روس اسوقت جاپان سے برسر جنگ تھا لیکن اسوقت صلح کی کارروائی کی کوشش امریکہ کے ذریعہ شروع تھی اور پیشگوئی بتاتی ہے کہ ؏

اک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نشان اس تاریخ کے بعد آنے والا ہے دوم اس پیشگوئی سے صاف ظاہر ہے کہ یہی وہ آفت ہوگی جو سب دنیا پر آویگی اور جسکی مصیبت عام ہوگی۔ اس پیشگوئی کے الفاظ صاف بتلاتے تھے کہ یہ واقعات اسوقت کے پیش آمدہ حالات کے علاوہ تھے اور بعد میں آنیوالے تھے اور ایسے رنگ میں ظاہر ہونیوالے تھے کہ انکی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ بغرض یہ پیشگوئی ایسے وقت میں کی گئی تھی کہ جب قیاس سے ان واقعات کا علم نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اسمیں بتایا گیا تھا کہ زار کی حالت زار ہونیکا وہ وقت ہوگا جبکہ کل دنیا ایک عام مصیبت میں مبتلا ہوگی۔ اور

خون سے مُردوں کے کوہستان کے آبِ رواں

سُرخ ہو جائینگے جیسے ہو شرابِ انجبار

اور ع مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس

اور یہ حالات ۱۹۱۴ء سے پہلے نہیں پیدا ہوئے بلکہ اسوقت بھی خود وہ لوگ بھی جن کے ہاتھ میں مخاصمین حکومتوں کی باگ ڈور تھی۔ اس خطرناک حالت کا اندازہ نہیں کر سکتے تھے جو بعد کے واقعات سے پیدا ہو گئی۔ حتیٰ کہ برطانیہ کے بعض وزراء تک اس بات پر زور دے رہے تھے کہ ایک سال کے اندر یہ جنگ ختم ہو جائیگی اور یہ کہ دسمبر ۱۹۱۴ء میں سپاہی انگلستان میں آکر عید منائینگے پس ۱۹۰۵ء میں ایک عظیم الشان جنگ کی خبر دینا اور پھر یہ بتانا کہ اس جنگ کے دوران میں زار روس ایک خطرناک مصیبت میں مبتلا ہوگا اور اس کا حال ایسا خراب اور خستہ ہو جائیگا کہ اپنی حالت کی آپ جمانی کریگا ایک ایسی زبردست پیشگوئی ہے جس کی مثال بہت سے پہلے انبیاءؑ کی پیشگوئیوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ اور جو تاریخی ثبوت اس پیشگوئی کے قبل از وقت شائع ہونیکا موجود ہے وہ تو اپنی نظیر آپ ہی ہے۔

جس قدر بھی اس پیشگوئی کے الفاظ پر غور کیا جاوے پھر زار کی طاقت اور رسوخ کو دیکھا جائے پھر اس کی معزولی کے حالات کو دیکھا جائے اتنی ہی اس کی عظمت ظاہر ہوتی ہے زار کو جو رسوخ اسکے ملک میں حاصل تھا وہ اسکی تاریخ سے واقف لوگوں سے پوشیدہ نہیں اور جیسا کہ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا کا فاضل مضمون نگار روس کے ہیڈنگ کے نیچے لکھتا ہے جو شورش پسند لوگ تھے وہ بھی آہستہ آہستہ امن پسندی کی طرف آ رہے تھے اور ڈوما کے قیام سے لوگوں کے جوش بہت کچھ دب گئے تھے علاوہ ازیں زار کی حفاظت کیلئے کاسکس کی ایک بڑی فوج رکھی جاتی تھی جنپر زار کو بہت بھروسہ تھا لیکن باوجود زار کی اس طاقت کے اور ملک کی شورش پسند جماعتوں کے دب جانیکے ۱۲۔ مارچ کو یک لخت ایسا جوش نمودار ہوا کہ تین دن کے اندر اندر زار کو تخت سے دست بردار ہونا پڑا۔ اور اسکی شکستہ حالت کا اس سے علم ہو سکتا ہے کہ انکو کئی پہلو بدلنے پڑے۔ اوّل اپنے وزراء کو اطلاع دی کہ انہوں نے جنرل ایلگزیف

کو انتظام دار الخلافہ کیلئے مقرر کردیا ہے اسلئے وہ گھبرائیں نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بغاوت ایسی جلدی اور تیزی سے پھیلی تھی کہ زار اسکے عمق کو معلوم نہیں کرسکا اور معمولی خیال کیا لیکن تھوڑی دیر کے بعد جب انکو معلوم ہوا کہ دار الخلافہ کی گارد تک علیحدہ ہوگئی ہے اور باقی سپاہ بھی باغیوں سے مل رہی ہے تو اپنے بھائی کے حق میں حقوق بادشاہت منتقل کرنے چاہے۔ لیکن جب دیکھا کہ لوگ اسپر بھی راضی نہیں ہوتے تو آخر اعلان کیا کہ "ڈوما کے ساتھ متفق ہوکر ہمنے یہ دیکھا کہ ملک کی بہبودی کیلئے یہ بہتر ہے کہ ہم تاج سے دست بردار ہوجائیں اور اپنے اعلیٰ اختیار سے مستعفی ہوجاویں" لیکن اس بات پر ختم نہیں۔ قائمقامان ملک نے مناسب سمجھا کہ زار کو نظر بند کیا جائے چنانچہ ریوٹر خبر دیتا ہے کہ "زار کے اپنے محل پر پہنچنے سے پہلے ڈوما کے وکلاء میگیلو پہنچ گئے۔ انہوں نے جرنیل الیگزیو کے سامنے گرفتاری کا حکم پیش کردیا اور اس نے زار کو جو کہ بادشاہی گاڑی کے اندر انتظار کر رہا تھا خبر دی۔ ڈوما کے اس فیصلہ کے جواب میں جو کچھ زار نے جواب دیا وہ گویا پیشگوئی کے الفاظ ہی کی تشریح تھی کیونکہ اس نے کہا کہ "مجھے جہاں بھی بھیجو وہاں جانے کیلئے تیار ہوں۔ اور ہر ایک فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہوں" ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ اسکی حالت انتہائی مایوسی تک پہنچ گئی تھی اور پھر ریوٹر اسکی حالت کی نسبت لکھتا ہے "جب وہ بادشاہی خیمہ میں پہنچا تو سابق زار روسی سپاہی کی وردی پہنے ہوئے تھا اسکا چہرہ متفکر نظر آتا تھا" گرفتاری کے بعد کی حالت اور بھی زار بتائی جاتی ہے چنانچہ ریوٹر اطلاع دیتا ہے کہ "اخبارات زار کے بھائیوں سے روزانہ ملاقاتیں شائع کرتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ زار اور زارینہ دردانگیز علیحدگی کی حالتیں ہیں۔ اور وہ ملک کے اصل حالات اور شاہی خاندان کی کیفیت سے بالکل بے خبر ہیں" یہ تمام حالات بتاتے ہیں کہ غیر معمولی طور پر زار کی حالت ایک بردست بادشاہ کے بجائے ایک شکستہ حال انسان کی ہوگئی۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کا وہ کلام پورا ہوا کہ ع زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار۔ مذکورہ بالا واقعات کے علاوہ اور واقعات بھی ہیں جو بتاتے ہیں کہ یہ پیشگوئی خاص شان کے ساتھ پوری ہوئی اوّل یہ کہ جیسا کہ بعد کی تاروں سے معلوم ہوتا ہے۔ روس کے مدبروں نے اس بات کا فیصلہ کردیا ہے کہ اب کوئی زار نہ ہوگا بلکہ پبلک حکومت ہوگی اگر وہ لوگ موجودہ زار کی جگہ کسی اور کو زار بنا دیتے تو شاید بعض معترض کہتے کہ اب زار ایک اور شخص ہے اور اسکی حالت زار نہیں لیکن آئندہ پبلک کا فیصلہ ہوجانے کے بعد اب کوئی زار نہیں ہوسکیگا۔

دوم - پیشگوئی کے الفاظ بتاتے ہیں کہ زار کی معزولی قتل کے سوا اور ذرائع سے ہوگی کیونکہ جو شخص قتل کیا جائے اس کا حال زار نہیں کہلا سکتا حال زار اسی شخص کا ہوتا ہے جو زندہ رہے اور پہلے کی نسبت اس کا حال خراب ہوجائے اور سب سامان جاتے رہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ زار کو قتل کرنیکی بجائے زندہ گرفتار کیا گیا اور حکومت سے علیحدہ کیا گیا اور تمام دنیا نے اسکے حال زار کا اقرار کیا۔

سوم - یہ پیشگوئی ایسے رنگ میں پوری ہوئی ہے کہ اس کی اشاعت اچھی طرح سے کیجا سکتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا ثبوت ہے ورنہ اگر زار کو تکلیف جرمن کے ہاتھوں سے پہنچتی یا جو حکومت اسکی معزولی پر قائم ہوئی تھی وہ گورنمنٹ برطانیہ سے دوستانہ تعلقات نہ رکھتی تو اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر اسکی اشاعت سیاسی امور کے خلاف ہوتی۔ مگر چونکہ پیشگوئیاں شائع کیجاتی ہیں وہ لوگوں کی ہدایت کیلئے ہوتی ہیں اور خدا تعالیٰ خود ایسے سامان کر دیتا ہے کہ جب وہ پوری ہوں تب بھی انکی اشاعت کثرت سے کیجائے۔ سوا اسوقت زار کی معزولی کا جو گورنمنٹ برطانیہ کا حلیف تھا۔ ایک ایسی رنگ میں واقع ہوا کہ جسکو شائع کرنا کسی مصلحت کے خلاف نہیں بتاتا ہے کہ اس خبر کا دینے والا قادر خدا ہی ہے جس نے اگر ایک خبر قبل از وقت بتادی تھی تو اسکے شائع کرنیکے سامان بھی خود ہی کر دیئے ہیں۔ میں آخر میں تمام بنی نوع انسان کو جو خواہ کسی مذہب یا فرقہ کے پیرو ہوں یا کسی ملک کے باشندے ہوں اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ کیا یہ زبردست نشان اس بات کی کافی شہادت نہیں کہ جسکے ہاتھ پر ظاہر ہوا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کے بھیجے ہوؤں میں سے ہے اگر نہیں تو کسی نبی کی صداقت کا بھی کوئی ثبوت نہیں۔ اے عزیزو! دنیا کے فسق و فجور کو دیکھکر اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ پھر اسے راستی اور صداقت سے بھر دے اور اسے نیکی اور تقویٰ پر قائم کر دے وہ مہربان خدا جو ہمیشہ گمراہی اور تاریکی کے زمانوں میں ہادی بھیجتا رہا ہے اور صداقت کا سورج چڑھاتا ہے اسکی رحمت نے تقاضا کیا کہ اس زمانہ کو بھی اپنی رحمت سے محروم نہ رہنے دے پس اس نے اپنا رسول بھیجکر اپنے قرب کے دروازے کھولدیئے جسکے دل میں اسکی محبت ہو اور جسکی روح اسکے آستانے پر گرنے کیلئے تڑپتی ہو وہ آگے بڑھے کہ اسکی خواہش کے پورا ہونیکا وقت آگیا ہے اور اس کی آرزو کے بر آنے کی گھڑی آگئی ہے۔ آہ! کیا داناؤں کی آنکھیں کھولنے کے لیئے یہ بات کافی نہیں کہ اسوقت تمام کے تمام مذہب اس نعمت عظمیٰ کے پانے سے محروم ہیں۔ جسکی نسبت سب کو اقرار ہے کہ پہلے

زمانہ میں انکے بڑوں کو حاصل تھی۔ سب مذاہب کہتے ہیں کہ انکے بڑوں کو الہام ہوتے تھے لیکن یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اب انکو نہیں ہوتے۔ کیا کوئی سعید روح نہیں جو اس بات پر غور کرے کہ کیوں پہلے الہام کا دروازہ کھلا تھا اور اب نہیں کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ مذاہب اس جادۂ ہدایت سے جس پر وہ پہلے قائم تھے دُور ہٹ گئے ہیں۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ خدا پر الزام لگایا جاتا ہے۔ لیکن اپنی کمزوری کا اقرار نہیں کیا جاتا۔ یہ تو کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے بلا وجہ وحی کا دروازہ بند کر دیا ہے لوگ وہ تمام اعمال بجالاتے ہیں جو پہلے بجالاتے تھے لیکن خدا تعالیٰ انکو وحی نہیں کرتا۔ لیکن یہ نہیں تسلیم کیا جاتا کہ خدا تعالیٰ تو فضل کرنیکے لیئے اب بھی تیار ہے مگر خود ہی اسکی رضا کی راہ کو چھوڑ گئے ہیں جسکی وجہ سے اسکے فضلوں سے محروم ہو گئے ہیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ اب بھی بولتا ہے۔ چنانچہ اسنے اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعودؑ سے کلام کیا ہے اور ان کی اتباع کرنیوالے اور ہزاروں سے ہمکلام ہوا ہے۔ اے اہل ہند! آپ خواہ کسی قوم یا کسی مذہب یا کسی زبان کے بولنے والے ہیں۔ میں آپکو اس بات کیطرف متوجہ کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس نعمت الٰہی کی قدر کریں جو اس نے اپنے فضل سے آپ پر نازل فرمائی ہے کسی ملک میں خدا تعالیٰ کا نبی آنا اس ملک کی کچھ کم عزت نہیں بلکہ یہ وہ انعام الٰہی ہے جسپر قومیں رشک کرتی ہیں خوش ہو کہ خدا نے اس زمانہ کیلیئے ملک ہند کو جو آپ لوگوں کا مسکن و وطن ہے چنا مختلف ممالک کے لوگ اس نعمت کے حصول کے لیئے سخت آرزو مند تھے اور ہر ایک شخص خواہش کرتا تھا کہ میرا ملک اسکا مورد ہو۔ لیکن خدا کے فضل نے اس نعمت کا سزاوار ہند کو قرار دیا پس اہل ہند جسقدر بھی اس احسان پر خوش ہوں کم ہے کیا اس سے بڑھکر بھی کوئی نادانی ہو سکتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کسی ملک کو انعام دے اور وہ اسکے لینے سے انکار کرے۔ پس حق کے قبول کرنیکے لیئے دوڑو۔ کہ اسمیں آپ لوگوں کیلیئے دینی و دنیاوی دونوں طرح کی عزت ہے۔ وہ دن آتے ہیں جب مسیح موعودؑ کے طفیل ہندوستان کا نام بلند کیا جائیگا۔ بلکہ وہ دن دروازہ پر ہے بلکہ اس کی پو پھٹ رہی ہے۔ پس غفلت شعار مت بنو۔ اور اس شخص کی طرح مت ہو جسکے گھر میں چشمہ پھوٹ رہا ہو اور چاروں طرف کے لوگ اسمیں آکر خیمہ زن ہو رہے ہوں۔ اور اس سے سیراب ہو رہے ہوں۔ لیکن وہ خود پیاسا تڑپ رہا ہو۔ اور پانی پینے کی کوشش نہ کرے۔ مختلف ممالک کی سعادتمند روحیں خدا کے اس مامور کے دامن سے وابستہ ہو کر فیوض روحانی حاصل کر رہی ہیں۔ پس کس قدر افسوس ہے اس قوم پر جو قریب ہو کر بعید ہو۔

اور پاس ہو کر دُور رہو۔ گنگا آپ لوگوں کے گھروں میں بہ رہی ہے اس کے متبرک پانی میں نہا کر اپنی ادناس کو دُور کرو۔ کہ خدا کے نزدیک مادی پانی سے اپنے بدن کو صاف کرنیوالا شخص پاک نہیں کہلاتا بلکہ وہ جو کہ روحانی پانی سے اپنے آپ کو پاک کرتا ہے ۔

اے اہل ہند اپنی عزت کا خیال ایک فطرتی امر ہے جو ہر انسان کے اندر پایا جاتا ہے گو اس عزت کے معیار میں فرق ہوتا ہے بہت سے لوگ تو ناجائز طور پر تمام عزت کی باتوں کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو دیکھو۔ ہر ایک مشہور آدمی کا مقبرہ یا کوئی اور متبرک شے جو کسی غیر ملک میں پائی جاتی ہے اسکی نقل انہوں نے یہاں بنا رکھی ہے اور اسکو اصل قرار دیتے ہیں ہندوؤں کا بھی یہی حال ہے ایک ایک بزرگ کے مسکن و مولد کے کئی علاقہ دعویدار ہیں کیونکہ وہ اس میں اپنی عزت پاتے ہیں جب غلط اور بناوٹی عزت کے لئے اسقدر کوشش کیجاتی ہے تو حقیقی اور سچی عزت کو کیوں چھوڑا جاتا ہے۔ خدا کے انعام کی قدر کرو کہ اسمیں بھلا ہے اگر آپ لوگوں پر بڑا فضل ہوا ہے تو آپ بڑی ذمہ داری کے نیچے بھی ہیں جو خدا کے فضل کو رد کرتا ہے خدا تعالیٰ کا غضب اسپر بھڑک پڑتا ہے۔ پس اپنے دل میں خود فیصلہ کرو کہ ان دونوں میں سے کونسی شے اس قابل ہے کہ اسے قبول کیا جائے آیا اس کا غضب یا فضل خوب یاد رکھو۔ خدا کا غضب برداشت کرنے کی کسی میں طاقت نہیں پس اسکے فضل کو قبول کرو۔ اور اسکے ماموروں اور آثار پر ایمان لاؤ۔ تا دونوں جہان میں سکھ پاؤ ۔

اے یورپ و امریکہ کے لوگو! تم نے خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ مادی عالم کو اختیار کرنے بہت سے فوائد حاصل کیئے ہیں اور علوم و فنون کے دروازے تم پر کھل گئے ہیں کیا یہ تمہارے لئے کافی تحریص نہیں کہ اسکے عالم روحانی کی بھی سیر کرو تا اس سے بھی زیادہ کامیابی کا منہ دیکھو۔ تم خدا تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کر رہے ہو اور اس جنگ عالمگیر کی عظمت اور زار روس کی زار حالت کو ان لوگوں کی نسبت جو دوسرے ممالک کے رہنے والے ہیں زیادہ عمدگی سے سمجھ سکتے ہو پس خدا کے نشانوں سے فائدہ اٹھاؤ تا خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنو۔ یاد رکھو کہ وہ اسلام جو پادریوں نے تمہارے سامنے پیش کیا ہے حقیقی اسلام نہیں بلکہ مسخ کر کے تمہارے سامنے پیش کیا گیا ہے حقیقی اسلام علوم روحانی کا ایک ایسا بیش بہا ذخیرہ ہے کہ اس کا مقابلہ کوئی اور مذہب

نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے پس اسلام کو اس نظر سے نہ دیکھو جس سے کہ اسلام کے دشمن تم کو دکھانا چاہتے ہیں بلکہ اس نظر سے دیکھو جس سے کہ مسیحؑ تم کو دکھانا چاہتا ہے اور غور کرو کہ اسلام کے پھل کیسے شیریں ہیں اسوقت جبکہ سب مذاہب اپنی صداقت کا زندہ نمونہ پیش کرنے سے قاصر ہیں اسلام ہی ایک مذہب ہے کہ جو اپنی زندگی کا ثبوت دیتا ہے اور جس پر چلکر انسان خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے پس اسلام کو قبول کرو اور اس نبیؑ پر جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اور اسلام کی شریعت پر چلکر خدا سے اس رتبہ کو پایا ہے ایمان لاؤ تا تم خدا تعالیٰ کے سب احکام کے قبول کرنے والے اور اسکے سب نبیوں کے ماننے والے قرار پاؤ اور مسیحؑ کی روح تم سے خوش ہو کیونکہ جو اس کے مثیل کو قبول کرتا ہے وہی اس کو بھی قبول کرتا ہے اور جو اس کے مثیل کو ردّ کرتا ہے وہ درحقیقت اس کو ردّ کرتا ہے جس کے نام پر وہ آیا ہے ؛

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاکسار

مرزا محمود احمد۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library

۴۔ اپریل ۱۹۱۷ء

ضروری ہدایت:۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا تاکیدی ارشاد ہے کہ جن احباب کو یہ اشتہار پہنچے وہ غیر احمدیوں نیز ہر ایک قوم کے لوگوں میں اسکی بکثرت اشاعت کریں اور حتی الوسع دوسری زبانوں میں بھی چھپوا کر لوگوں تک پہنچائیں۔ دفتر ترقی اسلام سے یہ اشتہار مل سکتا ہے۔ **شیر علی**

سکرٹری ترقی اسلام قادیان

مسئلہ نبوّت مسیح موعودؑ پر ایک نظر

نبوت کس کو کہتے ہیں؟

(۱) فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول (پارہ ۲۹ سورۃ الجنّ) (ترجمہ یعنی غیب کا ایسا دروازہ کسی پر کھولنا گویا وہ غیب پر غالب اور غیب اسکے قبضے میں ہے (یہ ترجمہ یظهر کا ہے) یہ تصرف علم غیب میں بجز خدا کے برگزیدہ رسولوں کے اور کسی کو نہیں دیا جاتا کہ کیا باعتبار کیفیت اور کیا باعتبار کمیت غیب کے دروازے اسپر کھولے جائیں۔

آیت دوم۔ وما نرسل المرسلین الا مبشرین و منذرین (پارہ ۱۵ سورۃ الکھف ع) اور ہم رسولوں کو صرف اسلیئے بھیجتے ہیں کہ وہ تبشیر و انذار کریں۔

پس ثابت ہوا کہ نبی وہ ہے:-

۱۔ جو کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پائے۔

۲۔ وہ غیب کی خبریں انذار و تبشیر کا پہلو رکھتی ہوں اور معمولی نہ ہوں بلکہ اہم اور قوموں کی تباہی یا ترقی کے متعلق ہوں۔

۳۔ خدا تعالیٰ اس شخص کا نام نبی رکھے۔

کتاب لانا یا ترمیم و تنسیخ احکام سابقہ شرط نہیں

آیت انا انزلنا التورٰۃ فیها هدًی و نور یحکم بها النبیون الذین اسلموا للذین هادوا۔ (پارہ ۶ رکوع ۱۱ سورۃ مائدہ) ہم نے تورات اُتاری اس میں ہدایت اور نور ہے حکم کرتے تھے اسکے ساتھ ہمارے فرمانبردار یہود کے لیئے۔

یہ آیت بتاتی ہے۔ کہ نبی کے لیئے نئی کتاب لانا یا ترمیم و تنسیخ احکام سابقہ ضروری نہیں۔

نبی کیلیئے ضروری نہیں کہ وہ پہلی نبی کا متبع نہ ہو

قال یٰهرون ما منعك اذ رایتهم ضلوا الا تتبعن افعصیت امری (موسیٰ نے کہا اے ہارون جب تُو نے انہیں دیکھا کہ وہ گمراہ ہو رہے ہیں تو

تمھیں میری پیروی کرنے سے کس نے روکا کیا تم نے بھی میرے حکم کی نافرمانی کی)

یہ آیت بتاتی ہے کہ ایک نبی دوسرے نبی کا پیرو اور متبع ہو سکتا ہے۔ ایک اور آیت ہے
هل اتبعك على ان تعلمن مما علمت رشدًا موسیٰ کہتے ہیں ایک بزرگ کو
کیا میں متابعت کروں آپکی تا جو علم آپکو دیا گیا ہے مجھے سکھائیں (پارہ ۱۶ سورۃ الکہف رکوع ۹/۲۱)

ایک حدیث ہے لو كان موسیٰ و عیسیٰ حيين لما وسعهما الا اتباعی۔
(اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو ان دونوں کے لیئے بجز اسکے چارہ نہ تھا کہ وہ میرے متبع ہوتے)
یہ حدیث یواقیت والجواہر امام شعرانی میں موجود ہے اس سے وفات مسیح کا ثبوت
بھی ملتا ہے۔

ایک وسوسہ کا ازالہ افصیت امری سے یہ بھی واضح ہو گیا۔ کہ ما ارسلنا
من رسول الا ليطاع باذن الله کے معنی نہیں کہ
ایک رسول دوسرے رسول کا متبع نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نبی لوگوں کا
مطاع ہوتا ہے اور لوگوں کا فرض ہے کہ اسکی اطاعت کریں۔ ایسا ہی جو یہ آیت پیش کیجاتی
ہے کہ اولئك الذين اٰتينهم الكتٰب والحكمة اور اس سے پہلے بہت سے نبیوں کا
نام لیا ہے۔ (پارہ ۷ سورہ انعام رکوع ۱۰/۲۰) اس کا جواب پارہ ۲۵ سورۃ جاثیہ میں دیکھئے
رکوع ۲ میں ولقد اٰتينا بنی اسرائيل الكتٰب والحكمة کیا تمام بنی اسرائیل
نبی اور صاحب کتاب تھے؟ اور ہر بنی اسرائیل پر کتاب نازل ہوئی تھی۔ ایسا ہی پیش کیا جاتا
ہے۔ انزلنا معهم الكتٰب والميزان (پارہ ۲۷ سورۃ الحدید ع ۱۹/۳) اس کا جواب پارہ
۱۷ میں ہے جہاں فرمایا لقد انزلنا اليكم كتابًا (پارہ ۱۷ رکوع ۱) ہم نے تمھاری
طرف کتاب اتاری حالانکہ سب پر کتاب نازل نہیں ہوئی بلکہ صرف نبی پر اُتری۔ اسی طرح ایک
نبی کو کتاب دیگئی باقی انبیاء جو اسی کتاب کے ذریعے ہدایت دیتے تھے انکے لیئے بھی آ گیا کہ انکے
ساتھ کتاب اتاری۔ پارہ ۱۴ میں یہود کیلیئے آیا ہے وما نزّل اليهم (جو کچھ انکی طرف اتارا
گیا) حالانکہ اتارا صرف ایک کی طرف گیا خود مسلمانوں کے لیئے آتا ہے واذكروا نعمة الله
عليكم وما انزل عليكم من الكتٰب والحكمة (پارہ ۲ رکوع ۱۳) یہاں مسلمانوں پر کتاب و حکمت

کے نزول کا ذکر ہے حالانکہ نزول صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا۔

آنحضرت خاتم النبیین تھے اسلیئے ضروری ہے کہ آپکے بعد آپکی اُمت سے سلسلہ نبوت جاری ہو

پارہ ۲۴ سورہ احزاب رکوع ۵/۲ میں آیت ہے وما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیٔ علیما۔

محمد تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ اس سے وہم ہوتا تھا کہ کیا خدانخواستہ رسول اللہ ابتر ہیں جیسا کہ دشمن کہتے ہیں تو اس وہم کا ازالہ حرف لاکن سے فرمایا۔ کہ نہیں وہ اللہ کا رسول ہے اور رسول اپنی امت کا باپ ہوتا ہے۔ مگر یوں تو ہر رسول اپنی امت کا باپ ہے اسمیں نبی کریمؐ کی کیا فضیلت ہوئی۔ تو جواب دیا ہے کہ وہ **خاتم النبیین** ہے رسول اللہ اور خاتم النبیین کے درمیان واو عاطفہ ہے جبتک دونوں ایک ہی مقصد کیلئے نہ ہوں عطف بے فائدہ ہے جب رسول اللہ لانے سے یہ مقصد ہے کہ رسول اللہ کی ابوت روحانی ثابت کرے تو ضروری ہے کہ خاتم النبیین بھی اسی لیئے ہو کہ آپؐ کی مہر سے نہ صرف اولیاء بلکہ انبیاء اسی امت محمدیہ میں پیدا ہونگے۔ اگر اسکے معنی ہوں بندکر دینے والا نبیوں کا تو یہ تو اس وہم کو بڑھاتا ہے (یعنی ابتر ہونیکو) جسکے ازالہ کے لیئے لٰکن کے بعد کا جملہ لایا گیا تھا۔

پس خاتَم کے وہ معنی کرو۔ جو آیت کے سیاق وسباق کے مطابق ہوں وہ کیا؟ دیکھو مجمع بحار الانوار لغت حدیث کی کتاب علامۃ یعرفون بھا پھر لکھا ہے حجۃ علی سابقھا ومصدقۃ لھا یعنی جسقدر انبیاء و رسل آنحضرت صلعم سے پہلے گذر چکے ہیں اور جسقدر آیندہ آئینگے ان سب کی صداقت کا معیار آنحضرت صلعم ہیں۔ اور خاتَم کے معنی ہیں مُہر کے پس یہ معنی صحیح ہونگے کہ آپ نبیوں کی مُہر ہیں آپکے روحانی فرزند نہ صرف مومن ہوں گے جیسے دوسرے انبیاء کے بلکہ جسپر آپکی تصدیق کی مُہر ہوگی اور جو آپ کا نقش اپنی روح پر پورے طور پر لیگا وہ کامل بروز ہوکر نبی کہلائیگا۔

اس کی تائید میں اور آیات

اسکی تائید میں قرآن مجید کی اور آیات بھی ہیں مثلاً ہمیں دعا سکھلائی گئی ہے اھدنا الصراط المستقیم

صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین
اب ہم دیکھتے ہیں کہ انعمت علیھم کون ہیں۔ تو ارشاد ہوتا ہے۔ ومن یطع اللہ و الرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النّبیّن والصدیقین والشھداء والصّٰلحین (پارہ سورۃ النساء رکوع ۹/۵) یعنی جو اللہ کی اور اس رسول یعنی محمد مصطفےٰؐ کی اطاعت کاملہ کریگا وہ منعم علیھم میں داخل ہے۔ اور وہ کون ہیں۔ النبیین۔ الصدیقین۔ الشھداء۔ الصالحین۔ اب یہ تو مانتے ہیں کہ محمد مصطفےٰؐ کے حقیقی اور کامل متبع صدیق شہید صالح ہوتے ہیں تو پھر نبی کیوں نہیں ہو سکتے جبکہ وہ بھی اسی آیت میں مذکور ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں مع النبیّن فرمایا یعنی نبیوں کے ساتھ۔ ہم کہتے ہیں مع کا تعلق صدیقین اور الشھداء سے بھی ہے تو کیا امت محمدیہ میں صدیق اور شہید بھی کوئی نہ ہوگا بلکہ انکے ساتھ ہونگے اور کیا جب ہم قرآن مجید والی دعا کرتے ہیں توفّنا مع الابرار (پارہ ۴ رکوع ۱۱) تو اسکے یہ معنی ہوتے ہیں کہ جتنے پاکباز ہیں بس انکے ساتھ ہی ہمیں موت دے یا یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ ہمیں پاکوں کی جماعت میں داخل کر کے مار۔ ایسا ہی ایک اور آیت ہے۔ الذین تابوا واصلحوا واعتصموا باللہ واخلصوا دینھم للہ فاولٰئک مع المؤمنین (پارہ ۵ کا آخر۔ اب کیا اس کے یہ معنی ہیں؟ جو لوگ تائب ہوئے اصلاح کی اللہ سے اعتصام کیا اور اپنا دین اللہ کیلئے خالص بنایا وہ مومنوں کے ساتھ ہیں پر خود مومن نہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ یہی معنی صحیح ہیں کہ وہ مومنوں کی جماعت میں داخل ہیں اسی طرح جو اطاعت کاملہ کرتا ہے۔ خدا چاہے تو اسے نبیوں کی جماعت میں داخل کر دے :

دوسری آیت۔ یٰبنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیٰتی (اعراف ع ۴) سے ظاہر ہے کہ امت محمدیہ میں رسول آئینگے کیونکہ سیاق و سباق سے ظاہر ہے کہ یہاں بنی اٰدم سے مراد امت محمدیہ ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے پیچھے جو یٰبنی اٰدم خذوا زینتکم عند کل مسجد اور یٰبنی اٰدم لا یفتننکم الشیطٰن آیا ہے تو وہاں بالاتفاق بنی آدم سے مراد امت محمدیہ لیجاتی ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ تو جاری ہے مگر کیسی نبوت جاری ہے :-

آنحضرتؐ کے بعد کیسے نبی ہوسکتے ہیں

الیوم اکملت لکم دینکم سے ظاہر ہی کہ شریعت تو کامل بلکہ اکمل ہوچکی۔ پس اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو نئی شریعت لائے یا شریعت محمدیہؐ کے کسی حکم کو منسوخ یا ترمیم کرے افسوس ہے کہ غیر احمدی ایسا مانتے ہیں کہ مسیح بن مریم بنی اسرائیل کا رسول آکر جزیہ موقوف کر دیگا۔ حالانکہ جزیہ کا حکم قرآن مجید میں موجود ہے ؛

دوم۔ چونکہ خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے کہ آئندہ وہی نبی ہو جو رسول کریمؐ کی اطاعت و روحانیت کا نقش پورے طور سے اپنی روح پہ لے۔ اسلیئے اب جو نبی آئے اسکے لیئے ضروری ہے کہ وہ اُمّت محمدیہ میں سے ہو براہ راست مستقل نہ ہو بلکہ ظلّی اور بروزی ہو یعنی نبی کریمؐ کی متابعت میں فنا ہو۔ اپنا کوئی روحانی وجود نہ رکھتا ہو بلکہ من تو شدم تو من شدی کے درجہ پر پہنچکر جامع جمیع کمالات محمدیہؐ اور حضور سرور کائنات کے رنگ میں رنگین ہوگیا ہو۔ گویا اسکی بعثت نبی کریم ہی کی بعثت ثانیہ ہو۔ چنانچہ اسی لیئے سورہ جمعہ میں فرمایا۔ هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم اٰیٰته ویزکیهم ویعلمهم الکتٰب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مّبین ٥ واٰخرین منهم لمّا یلحقوا بهم وهو العزیز الحکیم۔

وہی اللہ جس نے امیّوں میں اپنا رسول انہی سے بھیجا۔ جو انپر خدا کی نشانیاں پڑھتا ہے۔ انکا تزکیہ کرتا اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اگرچہ وہ پہلے سخت گمراہی میں تھے اور پھر یہی رسول مبعوث ہوگا اٰخرین میں جو ابھی ان صحابہؓ کے ساتھ نہیں ملے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ واٰخرین کے متعلق مفسرین کے دو خیال ہیں :۔

اوّل یہ کہ آخرین کا عطف امیّین پر ہو۔ اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ اللہ وہ ہے جس نے اُمیّوں ہی سے انمیں رسول بھیجا اور وہ بھیجیگا اسکو آخرین میں بھی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ھُم کی ضمیر پر اسکا عطف ہو معنی یہ ہوئے کہ وہ رسول جو امیوں میں بھیجا گیا اسکے چار کام ہیں کہ وہ امیّوں کو آیات پڑھ کر سنائے انکا تزکیہ کرے انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور پھر آخرین میں بھی خود آیات انہیں سنائے خود انکا تزکیہ کرے خود انہیں کتاب و حکمت سکھائے ؛

دونوں صورتوں میں یہ بات ثابت ہے کہ وہی محمد رسول اللہ آخرین میں آئینگے۔ لیکن محمد رسول اللہؐ تو فوت ہو چکے۔ اور مُردے پھر دنیا میں لوٹ کر نہیں آتے ومن ورائھم برزخ الیٰ یوم یبعثون (پارہ ۱۸ سورہ مومنون ع ۶) قیامت تک انکے آگے روک ہے۔ پس ماننا پڑیگا کہ اس سے مراد محمد رسول اللہؐ کا اکمل و اتم مظہر ہے جو آپکی روح و قوت میں آپ ہی کے تمام کمالات لے کر مبعوث ہو؛

اس قسم کی نبوت جس کے اجراء کا میں نے ذکر کیا ہے۔ احادیث سے بھی ثابت ہے:-

پہلی حدیث۔ لو عاش ابراھیم لکان نبیاً (ابن ماجہ جلد اوّل صفحہ ۲۳۷) اپنے صاحبزادہ کی وفات پر حضرت محمد رسول اللہ فرماتے ہیں۔ کہ اگر وہ زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا آیت خاتم النبیین ۵ھ ہجری میں نازل ہوئی۔ اور ۹ھ ہجری میں صاحبزادہ کی وفات ہوئی۔ اگر خاتم النبیین کے یہ معنی ہوتے کہ نبوت کا سلسلہ بند ہے تو آپ یہ نہ فرماتے کہ وہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا کیونکہ ان معنوں کی رو سے نبوت تو بند ہو چکی تھی۔ پس ابراہیم باوجود زندہ رہنے کے نبی نہیں ہو سکتا تھا لیکن آپنے فرمایا کہ وہ نبی ہوتا جس سے معلوم ہوا سلسلہ نبوت جاری ہے۔

دوسری حدیث لم یبق من النبوۃ الا المبشرات ہے جو مشکوٰۃ المصابیح میں موجود ہے نہیں باقی رہا جنس نبوت سے مگر ایک نوع جس کا نام ہے مبشرات یعنی وہ قسم نبوت باقی ہے جو حامل وحی شریعت نہیں صرف امور غیبیہ و بشارات پر مشتمل ہے اور یہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ نبی کے لیئے کتاب یا شریعت ضروری نہیں؛

اسکے علاوہ علمائے اُمت محمدیہ کے اقوال ہیں:-

۱- قد لا یکون النبی مستقلاً بل یاتی لتقویم شریعت نبی قبلہ (زرقانی) کبھی نبی مستقل نہیں ہوتا بلکہ پہلے نبی کی شریعت کو قائم کرنے کے لیئے آتا ہے؛

۲- فلا یناقض قولہ خاتم النبیین اذا معنی انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ (خاتم النبیین کے معنی ہیں کہ رسول کریمؐ کے بعد ایسا نبی نہیں آئیگا جو آپکی شریعت منسوخ کرے) (دافع الوسواس مولینا عبدالحی فرنگی محل)

۳- فما ارتفعت النبوة و لهذا قلنا ارتفعت نبوة التشریع و هذا معنی لا نبي بعده (فتوحات مکیہ) نبوت بالکل نہیں اُٹھائی گئی اسی لیئے ہم نے کہا کہ شریعت کی نبوّة اُٹھائی گئی لا نبي بعده کے معنی بھی یہی ہیں کہ ایسا نبی نہیں آئیگا جو صاحب شریعت ہو)

(ب) ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی (فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳) یعنی میرے بعد ایسا نبی نہیں ہوگا جو میری شریعت کا مخالف ہو بلکہ جب نبی ہوگا میری شریعت کے ماتحت ہوگا)

۴- امام شعرانی الیواقیت الجواہر میں لکھتے ہیں:- فان مطلق النبوة لم یرتفع انما ارتفع نبوة التشریع (مطلق نبوت مرتفع نہیں ہوئی بلکہ شریعت والی نبوة) پھر لکھا ہے لا نبی بعدی المراد به لا مشرع بعدی۔

۵- اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا (تحذیر الناس مولانا محمد قاسم مرحوم نانوتوی صفحہ ۲۸)

اب صرف یہ دیکھنا رہ گیا کہ حضرت مرزا صاحبؑ ایسی نبی ہیں یا نہیں۔ سو حضرت مرزا صاحبؑ کا دعویٰ الگ طور پر نبوة کا نہیں بلکہ انکا دعویٰ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں جس کا وعدہ حضرت نبی کریمؐ نے دیا ہے۔ اس کا ثبوت الگ ہے جب آپ مسیح موعود ثابت ہوئے تو ماننا پڑیگا کہ آپ نبی بھی ہیں اور آپ کو نبی ملنے سے خاتم النبیین کے جاہ و جلال میں ترقی ہے کیونکہ اگر کوئی نبی دوسری اُمت کا اس اُمت کی اصلاح کیلیئے آئے تو اسمیں نبی کریمؐ کی قوّت قدسیہ کی ہتک ہے۔ لیکن اگر ایک اُمتی آپ ہی کے فیض اور اتباع سے نبی بنجائے تو اسمیں نبی کریمؐ کی قوّت قدسیہ کا ثبوت ملتا ہے ؛

مسیح آنیوالا نبی ہے،

مسیح موعودؑ کو خود قرآن مجید میں نبی اور رسول کہا گیا ہے اوّل آیت۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کلّه (پارہ ۲۶ سورة الحجرات / پارہ ۲۸ سورة الصف) کی نسبت مفسرین کہتے ہیں کہ یہ مسیح موعودؑ کے لیئے ہے کیونکہ اسی کے زمانہ میں تمام مذاہب آزادی سے لائی

کے ساتھ اسلام کے مقابل پڑینگے اور مسیح موعودؑ سب پر غالب آئیگا یہاں مسیح موعودؑ کو رسول کہا گیا ہے۔

دوم۔ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (پارہ ۲۸ سورۃ الصف رکوع ۹) میں بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے ایک رسول کی پیشگوئی کی ہے جس کا نام احمد ہوگا۔ کوئی شخص ثابت نہیں کرسکتا کہ نبی کریم کو اللہ تعالیٰ نے یا احمد سے خطاب فرمایا۔ یا صحابہ کرامؓ آپکو اس نام سے پکارتے یا والدین نے آپکا یہ نام رکھا یا عبادات میں یہ نام آتا ہے اس نام کا ایک ہی آیا ہے جس نے رسالت کا دعویٰ کیا اور وہ اس دعویٰ میں سچا ہے یعنی احمد اسی نام پر وہ بیعت لیتا تھا اسی نام سے خدا نے اسے اپنی وحی میں پکارا اس آیت میں بھی آپکو رسول کہا گیا ہے ایسا رسول جو مدعو الی الاسلام ہو جیسا کہ وھو یدعی الی الاسلام سے ظاہر ہے۔ نہ کہ داعی الاسلام جو کہ محمد رسول اللہ تھے۔

سوم۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (پارہ ۱۴ سورۃ مومن رکوع ۲) میں بتایا کہ جب عالمگیر عذاب ہو تو اس سے پہلے ایک رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے آجکل کے حالات دیکھو دنیا کا کوئی حصہ عذاب سے خالی نہیں۔ زلزلے۔ قحط۔ طاعون۔ جنگ۔ پس وہ رسول کون ہے؟ سوائے اسکے جسنے مسیح موعودؑ ہونے کا دعویٰ کیا اور ان سب باتوں کی خبر دی۔

چہارم۔ واذا الرسل اقتت (پارہ ۲۹ سورۃ مرسلات) میں بتایا کہ آخری زمانے میں تمام رسول وقت مقررہ پر جمع ہونگے۔ اب مرے ہوؤں کی واپسی ناممکن ہے پس ضرور ہے کہ کوئی رسول ہو جو تمام انبیاء کے صفات خاصہ اپنے اندر رکھتا ہو۔

حدیث اوّل صحیح مسلم میں ہے دیکھو مشکوٰۃ المصابیح نواس بن سمعان کی حدیث جو ابن ماجہ میں بھی ہے:۔

ثم یاتی نبی اللہ (۲) ویحصر نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ (۳) فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ (۴) ویھبط عیسیٰ نبی اللہ واصحابہ۔ آنے والے عیسیٰ کو چار بار ایک ہی حدیث میں نبی اللہ فرمایا۔

حجج الکرامہ میں ہے زیراکہ عیسیٰ در وقت نزول خود بالاتفاق متجملہ این امت باشد

باوجود بقائے او بر نبوت خویش فہو علیہ السلام وان کان خلیفۃ فی الامۃ المحمدیۃ فھو رسول ونبی کریم (صفحہ ۴۲۶)

حدیث دوم - ولانی اولی الناس بعیسی بن مریم لانہ لم یکن بینی و بینہ نبی وانہ نازل (میں عیسیٰ بن مریم سے بہت قریبی ہوں کیونکہ میرے اور اسکے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ اترنیوالا ہے۔

اس حدیث میں آنیوالے عیسیٰؑ کو نبی کہا گیا ہے۔ رسول کریمؐ فرماتے ہیں کہ میرے اور اسکے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اس سے پہلا عیسیٰ بن مریم مراد نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ فوت ہو چکا ہے اور نازل ہونیوالا عیسیٰ بن مریم اور ہے جو اسی اُمت میں سے ہے ؛

دوم - اگر آنحضرتؐ اسلیئے عیسیٰ بن مریمؑ سے قریبی سمجھے جائیں۔ کہ دونوں کے درمیان نبی کوئی نہیں۔ تو عیسیٰ بن مریمؑ کا بہت قریبی یحییٰؑ ہے جو اسی زمانہ میں تھا۔ پس یہاں اولی الناس سے یہ مراد ہے کہ آنیوالا مسیح جو آپ کا اُمتی ہے آپ کا شاگرد آپ کا فیض یافتہ آپ ہی کے کام کو پورا کرنیوالا ہے۔ اور لم یکن بصیغہ ماضی بوجہ زبردست پیشگوئی کے فرمایا۔ گویا یہ بات ہو چکی ہے جیسے قرآن مجید میں جنتیوں کے لیئے ماضی کے صیغے میں کئی حالات آئے ہیں۔ چنانچہ اسی حدیث کی بنا پر حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ کیا ہے کہ مجھ سے پہلے اُمت محمدیہ میں کوئی نبی نہیں ہوا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی ۳۹۱

نبی کا نام پانے کے لیئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اسمیں شرط ہے اور وہ شرط انمیں نہیں پائی جاتی۔

اور اس سے نہیں کہہ سکتے کہ پہلے کیوں نبی نہیں ہوا۔ کیونکہ نبی ضرورت کے وقت ہی مبعوث ہوتا ہے۔ دوم نبی بنانا خدا کے اختیار میں ہے۔ جب اس نے چاہا بنا دیا سوم آنحضرتؐ نے صرف مسیح موعودؑ کو ہی نبی فرمایا نہ کسی دوسرے ولی کو۔ اور خاتمؐ کے معنی مصدق کے ہیں پس جسکی تصدیق نہ کریں۔ وہ نبی کیسے ہو چہارم بہت سے نبی آتے تو امر ختم نبوۃ مشتبہ ہو جاتا۔ اسلیئے ضروری تھا کہ ایک ہی نبی آئے جو تمام نبیوں کے کمالات لائے موسوی سلسلہ کے تمام انبیاءؑ کے مقابل پر ایک ہی نبی ایسا ہے جیسے ۱۵ روپے اور اسکے مقابل پونڈ۔ اسی لیے حضور مسیح موعودؑ کو جری اللہ فی حلل الانبیاء کا خطاب دیا گیا۔ مبارک وہ جو آپ پر ایمان لایا ؛ (اکمل عفا اللہ عنہ)

مسیح موعودؑ کے کاموں پر ایک سرسری نظر نمبر ۲

(چودھری ابو الہاشم صاحب ایم۔ اے کے ایک انگریزی لکچر سے اردو میں ترجمہ کیا گیا۔)

حضرت احمدؑ ایمان باللہ کو از سرِ نو تازہ کرتے ہیں

صاحبان! ہر ایک رسول کی آمد کا بڑا مدعا انسانوں کا اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان تازہ کرنا ہے۔ کیوں؟ اسلیئے کہ تمام گناہوں اور جرائم کی وجہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی اور صفات کا عدم یقین ہے۔ پس اس زمانہ کے رسول حضرت مسیح موعودؑ کا پہلا کام ایمان باللہ کو تازہ کرنا تھا۔ اس بات کو میں آپ پر روشن کرنا چاہتا ہوں ؛

لفظ فیتھ (Faith) انگریزی میں بہت وسیع مضمون میں استعمال ہوتا ہے حقیقۃً اسکے معنی صرف خبر کے ہیں جس کا مشاہدہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر ہم کسی کو کہیں کہ عالم ہیولا ایک چیز ہے۔ یہ صرف اس شخص کا ایمان ہی ہو گا کیونکہ یہ اسکے مشاہدہ کی حدود کے باہر ہے جو اسکے خیال میں آسکتے ہیں۔ تاہم فرض کرو۔ کہ میں اسے عالم ہیولا کی بجائے بتاتا ہوں۔ کہ برقی ایک چیز ہے۔ یہ خبر بھی اسکے لیئے صرف ایمان ہی ہوگی جبتک وہ اسکو اسکے تجربے میں آئی ہوئی چیزوں کے ساتھ نہ ملائے۔ لیکن جونہی وہ برقی قوت کی کسی خاصیت کو اپنے پہلے تجربے کے ساتھ ملاتا ہے، تو اسکا وہ ایمان ایمان ہی نہیں رہتا بلکہ علم ہو جاتا ہے۔ ایک اور مثال ہے۔ اگر ہم کسی گنوار کو بتلائیں کہ لنڈن کوئی چیز ہے۔ اور اور کچھ نہ بتلائیں۔ تو یہ اسکا ایمان ہو گا اور اگر اسے بتلادیں کہ لنڈن ایک شہر ہے اور دوسرے شہر اس نے دیکھے ہوئے ہوں۔ تو یہ خبر اسکے لئے علم ہو جائیگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ صرف ایمان کا کوئی فائدہ نہیں۔ کوئی خبر جو مفید ہو سکتی ہے۔ وہ علم تک پہنچنی ضروری ہے، اور حصول علم کے ذرائع حسیں ہیں۔ حسوں کی تعداد کے مطابق علم کے کئی درجے ہیں۔ جو اسکے حصول میں حصہ لیتی ہیں۔ میں ایک بچے سے کہتا ہوں۔ کہ لوہا کوئی شے ہے۔ تو یہ اسکے لیئے ایمان ہو گا۔ پھر میں کہتا ہوں۔ کہ لوہا وزنی ہے۔ اب یہ علم ہو جائیگا۔ پھر بتاتا ہوں کہ لوہا سیاہ ہوتا ہے۔ یہ خبر اسکے علم کو بڑھاتی ہے۔ پھر میں اسکو لوہا دکھاتا ہوں۔ یہاں ایک اور حس اپنا کام کرتی ہے جس سے علم پختہ ہو جاتا ہے۔ پھر لوہے کو اسکے ہاتھ پر رکھتا ہوں۔ اسکی بوجھ

معلوم ہوتا ہے۔ ایک اور حس اب کام کرتی ہے اور اس کا علم اور ترقی کرتا ہے۔ لوہا اسکے پاؤں پر گرتا ہے اور اسکو درد محسوس ہوتا ہے۔ درد خیال کو تیز کرتا ہے اور علم کو مضبوط کرتا ہے ؎

اب اگر کوئی کسی کو کہے کہ اللہ ہے۔ تو یہ ایک خبر ہوگی۔ جو اس شخص کے لیئے کچھ مفید نہیں۔ اگر کوئی اسے کہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہے۔ تو یہ علم ہو جاویگا۔ جب اسے اور بتایا جاوے کہ اللہ کلام کرتا ہے۔ وہ بصیر ہے۔ قادر ہے تو یہ اسکے علم کو بڑھائیگا۔ لیکن یہانتک صرف ایک حس یعنی قوت سامعہ کام کرتی ہے۔ اگر وہ کسی ایسے شخص کو دیکھے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے۔ تو دوسری حس کام کریگی اگر وہ کلام یافتہ اسے اللہ تعالیٰ کے راز بتائے۔ یا ایسی پیش گوئی کرے جسے وہ پوری ہوتی دیکھے۔ تو علم اور بھی پختہ ہو جائیگا۔ اب اگر سخت مصیبت کیحالت میں جبکہ حفاظت کی تمام امیدیں ٹوٹ چکی ہوں۔ وہ ملہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکی رہائی کا وعدہ کرے اور ایسا ہو بھی جائے۔ یا اسکے برخلاف کشائش کیحالت میں جبکہ مصیبت کا نام و نشان نہ ہو۔ وہ برگزیدۂ خدا اسکو آنیوالی مصیبت سے ڈرائے اور ایسا ہی واقعہ بھی ہو جائے۔ تو اس شخص کا اللہ تعالیٰ کی نسبت علم اسقدر بڑھ جائیگا جسکو وہ شخص جس نے صرف صفات الٰہی کو سنا ہی ہے ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ اس سے بھی بڑھ کر اگر اسے خود اللہ تعالیٰ کی آواز سننے کا موقعہ ملے۔ اور مضبوط نشانات کے ساتھ وہ الٰہی آواز پہچان بھی سکے۔ تو اسکا علم معرفت کا درجہ حاصل کر لیگا اور اسکی ایسے شخص سے کوئی مشابہت نہیں ہو سکتی جسکا علم صرف شنید گی کی بنا پر ہے۔ یہی معرفت ہے۔ جسکے پیدا کرنے کیلیئے رسول مبعوث ہوتے ہیں۔ اس زمانہ کے رسول نے بھی یہی کام بے شمار نشانات اور پیشگوئیوں کے ذریعے سے کیا ہے۔ جو کہ صاف صاف پوری ہو گئیں۔ چند نشانات و پیشگویاں آپ کو بتانے کے لیئے میں یہاں بیان کرتا ہوں ؎

احمد کی ڈاکٹر ڈوئی کے متعلق پیشگوئی۔

جان الگزینڈر ڈوئی سکاٹلینڈ کا اصل باشندہ تھا اور امریکہ میں پہلے پہل سنہ ۱۸۸۸ء میں پہنچا۔ اور سان فرانسسکو میں اترا۔ اس سے پہلے کچھ مدت وہ تسمانیا کے جیل خانہ میں بھی رہ چکا تھا۔ سنہ ۱۸۹۲ء میں اس نے وعظ کرنا شروع کیا۔ اور اسکے بعد ایک الگ فرقہ کی بنیاد رکھنی شروع کی۔ اس کا دعویٰ تھا۔ کہ میں لوگوں کو بیماریوں سے شفا دے سکتا ہوں

اور اس دعویٰ کی وجہ سے کئی زود اعتقاد اور توہم پرست لوگ اس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ ان لوگوں کے روپے سے وہ ایک امیر آدمی بن گیا اور سنہ ۱۹۰۰ء میں موجودہ شہر صیہون کی زمین خریدی۔ جسکے ٹکڑے پھر اپنے ہی مریدوں کے ہاتھ ایک بڑے گراں نرخ پر بیچے اور یہ ظاہر کیا کہ عنقریب مسیح موعود اسی شہر میں نازل ہوگا۔ ۲۔ جون سنہ ۱۹۰۱ء کو اس نے یہ دعویٰ اپنا شائع کیا کہ میں الیاس ہوں جو مسیح کی آمد کے لیئے لوگوں کو تیار کرنے آیا ہوں۔ اس دعویٰ سے اسکے روپے اور مریدوں میں اور بھی ترقی ہوئی۔ روپے کی کثرت یہاں تک ہوئی کہ سال کے شروع میں وہ دس لاکھ ڈالر یعنی تیس لاکھ سے بھی زیادہ روپیہ اپنے مریدوں سے نئے سال کے تحفے کے طور پر مانگا کرتا تھا۔ اور جب سفر کرتا۔ تو اعلیٰ درجہ کے عیش و عشرت کے سامان اسکے ساتھ ہوتے۔ سنہ ۱۹۰۲ء میں اس نے یہ پیشگوئی شائع کی کہ اگر مسلمان صلیبی مذہب کو قبول نہ کرینگے۔ تو سب کے ہلاک کر دیئے جائینگے۔ اور بھی وہ ہر طرح سے اسلام کی ہتک اور توہین نہایت بے باکی سے کرتا۔ جب اس نے اسلام پر ایسے ایسے حملے کیئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ مسیح موعودؑ کے دل میں غیرت کا جوش ڈالا۔ اور آپنے ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء میں اسے انگریزی میں ایک چٹھی لکھی جو اسی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کے پرچہ میں شائع ہو چکی ہے جسمیں حضرت مسیح موعودؑ نے اسے مباہلہ کیلیئے دعوت کی۔ خلاصہ چٹھی کا یہ تھا۔ کہ دونوں فریق دعا کریں کہ جو شخص ہم میں سے جھوٹا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے سچے کی زندگی میں ہلاک کرے۔ یہ ڈوئی کی اس پیشگوئی کا جواب تھا جو اس نے تمام اہل اسلام کی ہلاکت کے لیئے کی تھی۔ یہ چٹھی بڑی کثرت سے امریکہ کے اخباروں میں شائع ہوئی۔ اور انگلستان کے بعض اخباروں نے بھی اسے شائع کیا یہاں تک کثرت سے اسکی اشاعت ہوئی کہ ہمارے پاس بھی ایسی بہت سی اخباریں پہنچ گئیں جن میں اس مباہلہ کا ذکر تھا۔ انہیں سے چند کے نام مع تاریخ ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔ انہیں بہت سی روزانہ اخباریں ہیں اور جسقدر اخباریں ہمارے پاس پہنچی ہیں۔ ان پر قیاس کر کے یہ کہا جا سکتا ہے کہ امریکہ اور یورپ کی ہزاروں نہیں تو سینکڑوں اخباروں میں یہ مباہلہ ضرور شائع ہوا۔ اور لاکھوں انسانوں کے اندر اسکی شہرت ہوئی اور عام طور پر ان ممالک میں اسکا چرچہ پھیل گیا۔ صرف چند امریکہ کے اخباروں کے نام ہم ذیل میں درج کرتے ہیں: ٹیلیگراف

۵-جولائی سنہ ۱۹۰۳ء-ارگوناٹ سان فرانسسکو یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء-لٹریری ڈائجسٹ نیویارک ۲۰-جون سنہ ۱۹۰۳ء-نیویارک میل اینڈ ایکسپرس ۲۸-جون سنہ ۱۹۰۳ء-ہیرلڈ روچسٹر ۲۵-جون سنہ ۱۹۰۳ء-ریکارڈ بوسٹن ۲۷-جون سنہ ۱۹۰۳ء-ایڈورس ٹرز ۲۵-جون سنہ ۱۹۰۳ء پائلاٹ بوسٹن ۲۷-جون سنہ ۱۹۰۳ء-پاتھ فائنڈر واشنگٹن ۲۷-جون سنہ ۱۹۰۳ء-انٹراوشن شکاگو ۲۷-جون سنہ ۱۹۰۳ء-برلنگٹن فری پریس ۲۷-جون سنہ ۱۹۰۳ء-ووسٹر سپائی ۲۸-جون سنہ ۱۹۰۳ء-شکاگو انٹراوشن ۲۸-جون سنہ ۱۹۰۳ء-جیکسنول ٹائمز ۲۸-جون سنہ ۱۹۰۳ء بفلو ٹائمز ۲۵-جون سنہ ۱۹۰۳ء-نیویارک میل ۲۵-جون سنہ ۱۹۰۳ء- مگر باوجود اس کثرت اشاعت پیش گوئی کے ڈوئی نے اس چیلنج کا کوئی جواب دیا اور نہ ہی اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ میں اس کا کچھ ذکر کیا۔ مگر اسلام کے متعلق اس نے وہی بدزبانی کا طریق جاری رکھا۔ چنانچہ ۱۴-فروری سنہ ۱۹۰۳ء کو اس نے اپنے اس اخبار میں یہ فقرے شائع کیے۔ "میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلدی آوے۔ جب اسلام دنیا سے نابود ہو جائے۔ اے خدا تو میری اس دعا کو قبول کر۔ اے خدا تو اسلام کو ہلاک کر۔" اور پھر ۱۵-اگست سنہ ۱۹۰۳ء کو اسلام ذکر کر کے لکھا کہ "انسانیت پر اس سخت بدنما دھبے کو یعنی اسلام کو صیحون ہلاک کر کے چھوڑیگا"

لہٰذا مسیح موعودؑ نے ۲۳-اگست سنہ ۱۹۰۳ء کو بعنوان "پگٹ اور ڈوئی کے متعلق پیشگوئیاں" ایک اعلان شائع کیا۔ جسمیں جھوٹے مدعی کے انجام کی نسبت کھلی کھلی پیشگوئی تھی۔ نیویارک کمرشل اڈورٹائزر کا مندرجہ ذیل اقتباس امریکہ میں اس اشتہار کی کثرت اشاعت کا ثبوت ہے۔ زیر عنوان "ڈوئی کو چیلنج دیا گیا" یہ اخبار لکھتا ہے۔ "دور افتادہ ہندوستان سے مرزا غلام احمد صاحب کی طرف سے ایک چھپا ہوا اشتہار آتا ہے۔ جو قادیان پنجاب سے لکھتا ہے... اس نے الیاس ثالث کو چیلنج دیا ہے کہ وہ اپنے دعووں کو ثابت کرے لیکن ابھی تک صیحون شہر کے اپنے اور خاص مسیح نے جواب دینے کی جرأت نہیں کی۔ روحانیت کے متعلق اپنے دعووں کے ثبوت میں ہندوستانی مسیح ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان دنوں میں جبکہ زمین میں ایسے ایسے جھوٹے اور ناپاک دعوے کیے گئے ہیں خداوند عالم نے جو زمین پر بدی اور ناپاکی کا پھیلنا پسند نہیں کرتا۔ مجھے اپنا مسیح کر کے بھیجا۔ تا وہ زمین کی تاریکی کو

اپنی توحید کو روشن کرے۔ اور شرک کی نجاست سے دنیا کو مخلصی بخشے۔ پس میں وہی مسیح موعود ہوں جو ایسے وقت میں آنیوالا تھا۔ اور میں صرف اپنے مُنہ سے نہیں کہتا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ وہ خدا جس نے زمین و آسمان بنایا میری گواہی دیتا ہے۔ اس نے اس گواہی کے پورا کرنے کیلئے صدہا نشان میرے لیئے ظاہر کیئے اور کر رہا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کا فضل اُس مسیح سے مجھ پر زیادہ ہے جو مجھ سے پہلے گذر چکا ہے۔ میرے آئینہ میں اُسکا چہرہ اس سے زیادہ وسیع طور پر منعکس ہوا ہے جو اسکے آئینہ میں ہوا تھا۔ اگر میں صرف اپنے مُنہ سے کہتا ہوں۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر وہ میرے لیئے گواہی دیتا ہے تو کوئی مجھے جھوٹا قرار نہیں دے سکتا۔ میرے لیئے ہزارہا گواہیاں ہیں۔ جنکو میں شمار نہیں کر سکتا۔ مگر منجملہ اُنکے ایک یہ بھی گواہی ہے۔ کہ یہ دلیر دروغ گو یعنی پگٹ جس نے خدا ہونیکا لنڈن میں دعویٰ کیا ہے۔ وہ میری آنکھوں کے سامنے نیست و نابود ہو جائیگا۔ دوسری یہ گواہی ہے کہ ڈاکٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا۔ اور صراحتًا یا اشارتًا میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا۔ تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیا فانی کو چھوڑ دیگا۔ یہ دو نشان ہیں جو یورپ اور امریکہ کے لیئے خاص کیئے گئے ہیں۔ کاش وہ انپر غور کریں اور ان سے فائدہ اُٹھائیں ٭

یاد رہے کہ ابتک ڈاکٹر ڈوئی نے میری اس درخواست مباہلہ کا کچھ جواب نہیں دیا۔ اور نہ اپنے اخبار میں کچھ اشارہ کیا ہے۔ اس لیئے میں آج کی تاریخ سے جو ۲۳۔ اگست ۱۹۰۳ء ہے اس کو پورے سات ماہ کی اور مہلت دیتا ہوں۔ اگر وہ اس مہلت میں میرے مقابلہ پر آگیا اور جس طور سے مقابلہ کرنیکی میں نے تجویز کی ہے۔ جسکو میں شائع کر چکا ہوں اس تجویز کو پورے طور پر منظور کر کے اپنے اخبار میں عام اشتہار دیدیا۔ تو جلد تر دنیا دیکھ لے گی کہ اس مقابلہ کا انجام کیا ہوگا۔ میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں۔ اور وہ جیسا کہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے۔ جو میری نسبت گویا ایک بچہ ہے۔ لیکن میں نے اپنی عمر کی کچھ پروا نہیں کی کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا مالک اور احکم الحاکمین ہے۔ وہ اس کا فیصلہ کریگا۔ اور اگر ڈاکٹر ڈوئی اس مقابلہ سے بھاگ گیا۔ تو دیکھو

آج میں تمام امریکہ اور یورپ کے باشندوں کو اس بات پر گواہ کرتا ہوں۔ کہ یہ طریق اسکا بھی شکست کی صورت سمجھی جائیگی اور نیز اس صورت میں پبلک کو یقین کرنا چاہیئے۔ کہ یہ تمام دعویٰ اسکا الیاس بننے کا محض زبان کا مکر اور فریب تھا۔ اور اگرچہ وہ اسطرح سے موت سے بھاگنا چاہیگا لیکن درحقیقت ایسے بھاری مقابلہ سے گریز کرنا بھی ایک موت ہے۔ پس یقین سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت آنیوالی ہے۔ کیونکہ ان دونوں صورتوں میں سے ضرور ایک صورت اسکو پکڑ لیگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ احمد (علیہ السلام) ڈاکٹر ڈوئی کو ملکات کی جگہ سے نکالنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ دنیا میں ظاہر ہونے کی نسبت چھپے رہنے کو پسند کریگا۔"

کمرشل اڈورٹائزر آف نیویارک کی مندرجہ بالا عبارت اصل اعلان کے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں چھوڑتی۔ لیکن اتنا اور بتا دیتے ہیں۔ کہ مضمون کو ایک بڑی لمبی دعا پر ختم کیا گیا ہے جسمیں اللہ تعالیٰ سے التجا کیگئی ہے کہ وہ راستی اور جھوٹ میں فرق کر کے دکھائے۔ اس دعا کا پہلا فقرہ یہ ہے "اب میں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا۔ اور ظاہر ہوتا رہیگا۔ یہ فیصلہ جلد کر۔ کہ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے۔ کیونکہ اس زمانہ میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسانوں کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دور جا پڑے ہیں۔"

اس اعلان کے شائع ہونیسے پہلے امریکن اخباروں میں یہ سوال اٹھایا گیا تھا۔ کہ پہلے چیلنج کا ڈاکٹر ڈوئی نے کیا جواب دیا ہے۔ ان سوالات اور غالباً بعد کے اعلان کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر ڈوئی اپنے اخبار ۲۶- ستمبر ۱۹۰۳ء لیوز آف ہیلنگ میں لکھتا ہے۔ "لوگ مجھے بعض اوقات کہتے ہیں کہ کیوں تم فلاں فلاں بات کا جواب نہیں دیتے۔ جواب! کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ میں ان کیڑوں مکوڑوں کو جواب دونگا۔ اگر میں اپنا پاؤں انپر رکھوں۔ تو ایکدم میں انکو کچل سکتا ہوں مگر میں انکو موقع دیتا ہوں۔ کہ میرے سامنے سے دور چلے جائیں۔ اور کچھ دن اور زندہ رہ لیں۔"
پھر اسکے بعد اپنے اخبار میں حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر کر کے آپ کو "بیوقوف محمدی مسیح" کے نام سے پکارا۔ اور ۱۲- دسمبر ۱۹۰۳ء کو لکھا کہ "اگر میں خدا کی زمین پر خدا کا پیغمبر نہیں۔ تو پھر کوئی بھی نہیں۔" دوسری طرف اسلام کی تباہی کی پیشگوئی پر بھی اسی طرح اصرار کرتا رہا۔ جب چنانچہ

جنوری سنہ ۱۹۰۴ء کے ایک پرچہ میں اس نے لکھا "میرا یہ کام ہے کہ لوگوں کو مشرق اور مغرب سے اور شمال اور جنوب سے نکالکر جمع کروں اور انکو اس صیہون اور دوسرے ایسے صیہون کے شہروں میں آباد کرو۔ یہانتک کہ وہ وقت آجاوے۔ کہ جب تمام مسلمان صفحۂ دنیا سے نابود کر دیئے جاویں۔ اے خدا تو ہمیں وہ وقت دکھا" ایسا ہی ۵۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء کو اس نے اپنی یہ خواب شائع کی "کہ ایک فرشتہ نے مجھے کہا ہے کہ تو اپنے دشمنوں پر غالب آئیگا" اسلیئے پیشگوئی کا دنیا میں شائع ہونا ایک مسلّم امر ہے۔ مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا یہ پیشگوئی پوری بھی ہوئی یا نہیں پیشگوئی کا ماحصل یہ تھا۔ کہ ڈوئی جو حضرت مسیح موعودؑ سے عمر میں قریباً پندرہ سال چھوٹا تھا آپکی زندگی میں مر جائیگا۔ اور کہ وہ شخص جو پیشگوئی کے شائع ہونے کے وقت بادشاہوں کی طرح محلوں میں رہتا تھا۔ اور جسکے اشارہ پر ہزاروں آدمی اسکے آگے جھک جاتے تھے جسکا روپیہ کروڑوں میں گِنا جاتا تھا۔ اور جس کی صحت نہایت اعلیٰ درجہ کی تھی۔ اور جسکا نہ صرف یہی دعویٰ تھا کہ میں ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہونگا۔ بلکہ وہ یہ بھی کہتا تھا کہ میں لوگوں کو بھی بیماریوں سے شفا دے سکتا ہوں۔ وہ شخص انجام کار اپنی زندگی میں بڑی بڑی حسرتیں اور دکھ اُٹھائیگا اور وہ صیہون جسے وہ مسیح کے آنیکے لیئے تیار کر رہا تھا۔ اسپر آفت آئیگی۔ اب جو حالات ڈوئی کی پیشگوئی کے بعد اخباروں میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ وہ نہایت صفائی سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کو ثابت کر رہے ہیں۔ پیشگوئی کے شائع ہونیکے وقت یعنی اگست سنہ ۱۹۰۳ء میں ڈوئی کے اسکے اپنے بیان کے مطابق ایک لاکھ سے زیادہ مرید تھے۔ سفر میں اس کی ذاتی ضروریات کے لیئے ایک ابڑا عملہ اس کے ساتھ رہتا اور اسکے واعظ دنیا کے تمام ممالک میں اور خصوصاً عیسائی ممالک میں بکثرت پھیلے ہوئے تھے۔ جنکی تنخواہیں وہ دیتا تھا۔ صیہون میں اسکے کارخانے لاکھوں روپے کما رہے تھے۔ ایک صیہون کے شہر کا تو وہ واقعی مالک تھا۔ مگر اسکے ساتھ ہی وہ اور بھی کئی اس قسم کے صیہون آباد کرنے کی تجاویز کر رہا تھا۔ وہ ایسا مضبوط تھا اور اسکی جسمانی صحت ایسی اچھی تھی کہ وہ بیماری کو شیطان کی طرف منسوب کرکے کہا کرتا تھا کہ میں کبھی بیمار نہیں ہوں گا۔ پیشگوئی کے شائع ہونے سے دو سال بعد تک اسکی دولت اور اسکے سلسلہ میں ویسی ہی ترقی رہی۔ مگر جلدی ہی زوال شروع ہوا۔ سب سے پہلی بڑی مصیبت جو

عذاب کے رنگ میں اسپر وارد ہوئی۔ وہ فالج کا گرنا تھا۔ جو یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ہوا۔ پھر ایک دوسرا حملہ فالج کا اسپر ۱۹۔ دسمبر کو اسی سال میں ہوا۔ اور اس حملے نے اسے اُٹھنے کے قابل نہ چھوڑا۔ اور نہ ہی وہ کسی کام کے قابل رہا۔ پس جب وہ سخت بیماری سے بالکل لاچار ہوگیا۔ تو صیہون کے کاروبار کو اپنے ماتحتوں کے سپرد کرکے خود ایک جزیرے میں جسکی آب وہوا صحت کے لحاظ سے اچھی تھی چلاگیا۔ مگر یہ اسکے دُکھوں اور مصیبتوں کا انتہا نہ تھا۔ بلکہ ابتداہی ثابت ہوا۔ اور اسکے بعد وہ دُکھ اور حسرتیں اس نے اُٹھائیں جو اس سے پہلے کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھیں۔ جب صیہون کو چھوڑ کر چلاگیا۔ تو اسکے مریدوں کو معلوم ہوا کہ اسکی اندرونی زندگی نہایت ناپاک اور سیاہ کاری کی تھی۔ اور اسپر نہایت خطرناک الزام لگائے گئے۔ انمیں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:۔

ڈوئی شراب نوشی کرتا تھا اور دوستوں کو بتلاتا تھا۔ کہ یہ ادنی درجے کی چاہے اور اپنے مکان میں شراب اور سوڈا واٹر رکھا کرتا تھا ✤

وہ تجویز کرنی چاہتا تھا۔ کہ سات کنواری لڑکیاں اس کی خدمت میں رہا کریں ✤

صیہون کے حساب میں سے پچاس لاکھ روپیہ کم تھا۔ جو اسکی خیانت کی شہادت دیتا تھا ✤

ایک لاکھ سے زیادہ روپیہ اس نے صرف بطور تحائف خوبصورت صیہون کی عورتوں کو دیدیا ✤

اِن الزامات سے ڈوئی اپنی بریت ثابت نہ کرسکا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسکے مرید ساری کے سارے اسکی ان ناپاک اور گندی کارروائیوں سے اس سے مرتد ہوگئے اور اسکے بیٹے اور عورت نے بھی اِن الزامات کی تائید میں اسکی خفیہ کارروائیوں کا اظہار کیا۔ اس طرح چند ماہ کے عرصہ میں ہی اسکی ساری عزت خاک میں مل گئی۔ کروڑوں روپوں میں سے ایک پیسہ بھی اسکے ہاتھ میں نہ رہا۔ اور سارے مرید یکمرتبہ ہی اس سے بیزار ہوگئے اور اسکی سیاہ کاریاں جو اسکے اپنے مریدوں نے ظاہر اور شائع کیں۔ ساری دنیا نے دیکھیں اور اسپر لعنت بھیجی۔ ڈوئی نے کوشش کی کہ اپنے مریدوں کو پھر مطیع کرے لیکن وہ صیہون کا شہر جہاں ہزاروں آدمی اسکے اشارہ پر جھکا کرتے تھے جب وہ واپس اس شہر میں آیا۔ تو ایک آدمی بھی اسکے استقبال کے لیئے موجود نہ تھا۔ اس نے عدالتوں کے ذریعے صیہون پر اور روپے پر قبضہ حاصل کرنا چاہا۔ لیکن ناکامی ہوئی۔ اس نے اپنے مریدوں کے سامنے اپیل کی لیکن کسی نے اس کی ایک نہ سنی۔ جسمانی طور پر اسکی یہ حالت ہوگئی تھی۔ کہ وہ خود اُٹھکر ایک

قدم بھی نہ چل سکتا تھا۔ بلکہ اسکے حبشی ملازم اسے ایک جگہ سے اُٹھا کر دوسری جگہ لیجاتے تھے۔ تینوں ہی چیزوں پر اسے ناز تھا اور تینوں اسکے پاس نہ رہیں۔ نہ صحت رہی نہ دولت رہی نہ مرید رہے اور اس طرح چند ہی ماہ میں ایک بڑے عروج کی حالت سے وہ سخت ذلّت کی حالت میں گر گیا۔ چاروں طرف سے حسرتیں اور دُکھ ہی اسکو نظر آتے تھے۔ اور اسکی یہ حالت تھی کہ اسی دنیا میں وہ دوزخ میں پڑا ہوا تھا۔ دکھ اور مصیبتیں انتہا کو پہنچ گئیں۔ اسکے بعد وہ دیوانہ ہو گیا اور حواس بالکل جاتے رہے اور یہ اسکی زندگی کی آخری حالت تھی۔ اور آخر اسکی موت کے ساتھ اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کی تکمیل ہو گئی۔ اسکی موت کا واقعہ ۹۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کی صبح کو آٹھ بجے کے قریب ہوا۔ جھوٹوں کا ہمیشہ ایسا ہی انجام ہوا کرتا ہے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی سچائی کا ثبوت دیتا ہے۔ جن کی بصارت کی آنکھیں ہوں دیکھیں۔ اور جن کے کان ہوں سنیں اور غور کریں۔

احمد علیہ السلام کی بنگال کے متعلق پیشگوئی

"پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا اب انکی دلجوئی ہوگی۔"

یہ کلام الٰہی کے وہ مبارک الفاظ ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۱۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو الہام ہوئے۔ جبکہ تقسیم بنگالہ کے برخلاف بنگالی لوگ شدومد سے تلے ہوئے تھے۔ الہام کے ہوتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے شائع کر دیا لیکن اس زمانے اور بعد ازاں کے مدبّران ملکی اسکو انہونی بات سمجھتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے اس الہام پر خوشی نہ منائی گو یہ اہل بنگالہ کو خوشخبری دیتا تھا اور اسوقت کی ہندو پبلک کے احساسات کے عین موافق تھا۔ بعض نے اسے مجنونانہ خیال اور بخار آلودہ دماغ کا نتیجہ خیال کر کے رد کر دیا۔ اور مسیح موعودؑ پر الزام لگایا کہ یہ خیالی پلاؤ پکانے کا عادی ہے۔ ہندوستانی ہندو اخبارات نے جنکی نظر صرف زمینی اشیاء تک محدود ہے۔ اور جو اس سے محض کوری ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی برگزیدوں سے ہمکلام ہوتا ہے اور لاانتہا محبت اور رحم سے انسے ایسے وعدے کرتا ہے۔ جنکو وہ انہونی باتیں سمجھتے ہیں اس پیشگوئی کو فریب کے نام سے موسوم کیا۔ اور نبیٔ وقت پر ہنسی اڑائی۔ لیکن اگر مدبّران ملکی اس بات کو جانتے۔ کہ یہ پیشگوئی بمقام دہلی کس شان و شوکت سے پوری ہونیوالی ہے وہ عقلمندی سے کام لیکر اپنی اپنی رائے کو واپس لیتے۔ اللہ تعالیٰ کے کام عجیب و غریب ہیں۔ اس زمانے کے سیاست پسند

مبصر گو نہایت ہی ترقی یافتہ کہلاتے ہیں لیکن وہ آیندہ کی باتوں میں غور کرنے کے لحاظ سے ایسے کمزور آئینہ کی طرح ہیں۔ جسمیں عظیم الشان آنیوالے واقعات کی تصویر ایک خفیف سی کرن کے طور پر بھی منعکس نہیں ہوتی کیٔی سال تک تقسیم بنگالہ ایک فیصلہ شدہ امر اور لاتبدیل حقیقت خیال کیا جاتا تھا۔ پُرانی حالت کی بحالی یا موجودہ انتظام کی کسی اصلاح کی تمام کوششیں حقارت کی نظر سے دیکھی جاتی تھیں۔ اور اصلاح کی ہر ایک درخواست کو غیر ممکن اور پھرے ہوئے دماغ کا نتیجہ سمجھا جاتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا کلام تقسیم بنگالہ کی نسبت لاتبدیل تھا۔ اور ۱۲۔ دسمبر ۱۹۱۱ء کو وہ عظیم الشان موقعہ آیا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے موجود شہنشاہوں میں سے سب سے عظیم الشان شہنشاہ کو ڈنکے کی چوٹ۔ لوگوں کے شور۔ توپوں کی گرج اور ہتھیاروں کی جھنکار کے ساتھ اپنے اٹل کام کو پورا کرنے کے لیئے چنا۔ ایک دفعہ پھر وہ ضرب المثل کہ انسان بناوے خدا مٹاوے پوری ہوئی۔ اور ایک دفعہ پھر سیاسی لوگ محسوس کرنے لگے کہ آیندہ کا علم خدا تعالیٰ ہی کو ہے پیشگوئی کے الفاظ "پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب انکی دلجوئی ہوگی" بالکل صاف ہیں۔ جو بتلاتے ہیں کہ تقسیم بنگال بالکل منسوخ نہیں ہوگی بلکہ ایسے طور پر اصلاح ہوگی کہ اہل بنگالہ تسلی یافتہ ہو جاویں پیشگوئی کے مطابق بعینہٖ وائسرائے اور سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کے درمیان اہل بنگالہ کے تقسیم کے متعلّق برے احساسات پر خط وکتابت ہوئی۔ اگست گذشتہ میں جو تحریر وائسرائے کی طرف سے سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کو گئی۔ اسمیں مندرجہ ذیل عبارت ہے۔ جو بار بار ان دونوں کی خط وکتابت میں گونج رہی تھی۔ "یہ اہم تجویز جو ہمارے زیر نظر ہے۔ اس کا ایک بھاری مقصد اہل بنگالہ کی دلجوئی ہے"

"بنگالی ممکن ہے کہ اس تجویز کو پسند نہ کریں۔ اگر یہ صرف اکیلی ہو...... لیکن جیسا کہ ہمیں امید ہے کہ وہ اس تبدیلی پر رضامند ہو جائینگے۔ کیونکہ اس تجویز کے دوسرے پہلو ہم نے خاصکر اہل بنگالہ کی دلجوئی کے لیئے ہی تیار کیئے ہیں۔ بہت سے حالات ہمیں یقین دلانے پر مجبور ہیں۔ کہ وہ تلخی جو تقسیم بنگالہ پر محسوس ہوئی ہے بہت عظیم ہے۔ ہر ایک امن پسند اور بہبودیٔ ملک کے خواہاں کو اصلاح کا کوئی نہ کوئی طریقہ جس طرح سے بھی ممکن ہو معلوم کرنا چاہیئے۔ ہمیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ اہل بنگالہ بے انصافی کے ماتحت کام کر رہے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ یہ پالیسی

بہت ہی عمدہ ہے۔ کہ جلد تر انکی تکلیف کو دُور کیا جائے۔ کیونکہ اسکو اہل بنگال دردناک غلطی سے تعبیر کرتے ہیں۔ دربار دہلی اس اصلاح کا لاثانی موقعہ ہے“

مندرجہ بالا الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ الہامی کلام میں دلجوئی کی پیشگوئی تھی۔ اور وہی بعینہٖ پوری ہوئی۔ یہ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ دلجوئی (Conciliation) کا لفظ بار بار اس خط و کتابت میں ہے جو وائسرائے اور سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کے درمیان جاری رہی۔ بنگالیوں کی خواہشات کہ تقسیم کو بالکل منسوخ کر دیا جاوے پوری نہیں ہوئیں۔ بلکہ الہامی کلام کے مطابق انکی دلجوئی ہوگئی ہے۔ جنکی بصارت کی آنکھیں ہوں دیکھیں اور جنکے سننے کے کان ہوں سُنیں۔ کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے الفاظ اسکے کاموں کے مطابق اُترتے ہیں ؁

احمد علیہ السلام کی سلطنت روم کے متعلق پیشگوئی

سنہ ۱۹۰۴ء کو جبکہ سلطنت روم اندرونی اور بیرونی امن میں زندگی بسر کر رہی تھی اور یقیناً کسی قسم کی بدامنی کا بالکل اندیشہ نہیں تھا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کو الہام الٰہی ہوا۔ ”غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون“ روم قریب کی زمین میں مغلوب کئے گئے لیکن وہ مغلوب ہو جانیکے بعد پھر غالب ہو جائینگے۔

نہایت ہی غیر محدود اور وہمی باتوں پر غور کرنیوالے مدبر بھی ایک لمحے کے لئے اپنے متوحشانہ خواب میں یہ معلوم نہیں کر سکے کہ حالات ایسے ہونیوالے ہیں۔ کہ کلام الٰہی کے مطابق پیشگوئی کے پورا ہونیکا وقت آپہنچا ہے۔ اور پولیٹیکل امور میں نہایت ہی گہری دلچسپی لینے والے اشخاص بھی ایک شمہ بھر کا پتہ نہیں دے سکے۔ کہ سلطنت روم پر کیا گذرنے والا ہے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کے کلام نے صاف بتلا دیا کہ روم کو قریب کی زمین میں شکست ہوگی اور شکست کے بعد ایسے حالات پیدا ہونگے۔ کہ وہ فتحمند ہو۔ درحقیقت یہ پیشگوئی علم سیاست کے داناؤں کے نزدیک انکے علم سے باہر ہے اور خصوصاً اس حالت میں کہ یہ نو برس پہلے جبکہ روم میں بدامنی کا نام و نشان نہ تھا ایک وسیع پیمانہ پر شائع کی گئی۔ کوئی انسان اتنی مدت پہلے قیافہ نہیں لگا سکتا۔

کہ ایسا ہو جائیگا۔ اگر یہ پیشگوئی ان امور کے واقعہ ہونے سے صرف تھوڑا عرصہ پہلے شائع کی جاتی۔ تو اغلب تھا۔ کہ الٰہی تصرف کا اس میں دخل نہ ہونا سمجھا جاتا۔ لیکن اس اعتراض سے بچنے کے لئے پیشگوئی واقعات سے ۹ سال پہلے کی گئی۔ جبکہ سب کچھ ابھی کالعدم تھا۔ پیشگوئی کے الفاظ میں دوسری عجیب بات یہ تھی۔ کہ وہ جگہیں بتائی گئی تھیں جہاں یہ واقعات ہونیوالے تھے۔ یعنی محل وقوع قریب ہوگا بعید نہیں ہوگا۔ تیسری بات جو اسکو انسانی تصرفات سے بالا بتاتی ہے۔ یہ ہے کہ شکست کے بعد پھر فتح ہوگی۔ اس بات کا پہلے علم ہو جانا ایک ناممکن امر ہے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ شکست کی حالتیں انتہا تک پہنچ گئی ہوں۔ اور فتح کی قطعاً کوئی امید باقی نہ رہی ہو۔ اور دار الخلافہ سے بہت نزدیک دشمن پہنچ گئے ہوں۔ اور یہ کہا جاوے۔ کہ شکست کی حالت فوراً بدل کر فتح حاصل ہو جائیگی۔ قسمت کا ایسا ہیر پھیر بتلانا کسی ماہر علم سیاست کے اختیار میں نہیں بلقان کی لڑائیاں الٰہی مذاق کی خبر دیتی ہیں۔ اسوقت سلطنت روم باوجود ہر طاقت کی خواہش کی جگہ ہونیکے آپس کی معاہدات کی رو سے ہر قسم کے خطرہ سے خالی تھی۔ آپس کے حسد اور تفرقات باہمی نے روم کو براعظم یورپ میں محفوظ رکھا ہوا تھا پیشگوئی کے شائع ہونے کے وقت دنیا اس سے محض بے خبر تھی کہ سلطنت روم اگرچہ اپنی حریف سلطنتوں سے بے خبر ہے۔ لیکن اپنی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی صورت میں وہ ایک خطرناک دشمن کی پرورش کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کام عجیب ہیں۔ بلقان لیگ کی اندرونی ریشہ دوانیوں اور تیاری جنگ سے بیرونی دنیا سوائے چند ایسے لوگوں کے جو پس پردہ کام کر رہے تھے لڑائی کے شروع ہونے سے پہلے بالکل ناآشنا تھی۔ لڑائی کے شروع ہونے پر بھی مدبر لوگ یہ یقین کر لینے کے لئے تیار نہیں تھے کہ بلقان کی تمام ریاستیں ملکر بھی ٹرکی کا مقابلہ کر سکیں گی۔ بلکہ یقیناً سلطنت روم باوجود کمزور طاقت ہونے کے ان فساد انگیزوں کے مقابلہ کے لئے مضبوط طاقت خیال کی جاتی تھی مگر اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کا منشاء تھا کہ اپنے علم کو انسانی علوم سے بالا ثابت کرے چنانچہ عین حملہ کے موقعہ پر کسی قسم کی تیاری نہ ہونیکی وجہ سے سلطنت روم بالکل حیران رہ گئی اور

شکست پر شکست کھانی شروع کی۔ اس غیر مساوی لڑائی میں چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا پلڑا بھاری دیکھ کر تمام دنیا حیران رہ گئی۔ کیونکہ انہیں امید تھی کہ روم فتحمند ہوگا۔ دشمن کی اس بڑھتی ہوئی رَو کو روکنے کے قابل نہ پاکر ترکوں نے صلح کی درخواست دی۔ یہ مشہور صلح کی کانفرنس لنڈن میں منعقد ہوئی۔ اور روم کو جو شرائط پیش کی گئیں جیسا کہ سب کو معلوم ہے ایسی ہتک آمیز تھیں کہ دنیا کی کوئی قوم بھی ان پر صلح کرنے کیلئے تیار نہیں ہو سکتی۔ لیکن روم کی ایسی تباہ حالت تھی۔ کہ یہ شرائط باوجود ذلت کے پارلیمنٹ نے منظور کرلیں اور اڈریا نوپل کو جو سلطنت کا دوسرا دارالخلافہ تھا چھوڑنے پر رضامند ہو گئے اسوقت کے ذرائع کا خیال کرتے ہوئے اور ٹرکی کی خطرناک حالت کو دیکھکر اگرچہ اور کچھ ممکن نہیں تھا۔ تاہم پارلیمنٹ کے ایسے ذلیل شرائط کے ماننے پر تمام اسلامی دنیا میں تہلکہ مچ گیا اور لوگ غضبناک ہوگئے۔ روم کے مجوزہ جواب کے برخلاف صدائیں اٹھنی شروع ہوئیں۔ اور پارلیمنٹ کی اس بزدلانہ حرکت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اس پارلیمنٹ کے نوٹ کو کانفرنس کو بھیجنے سے پہلے ہی ایجیٹیشن پھیل گئی۔ کامل پاشا وزیراعظم اور اسکی کونسل کو فوراً علیحدہ کردیا گیا اور نئی وزارت قائم ہوگئی۔ رومی جواب کا مسودہ رد کر لیا گیا اور غیر ضروری خیال کیا گیا۔ شرائط صلح کو نفرت کی نگاہ سے دیکھکر نامنظور کیا گیا۔ اور دشمنی از سرِ نو نہایت تندی سے جاری ہوگئی۔ تمام اسلامی دنیا میں حرکت پیدا ہوئی۔ اور اسلامی قلوب کرہ ارض پر خوشش و خرم نظر آنے لگے۔ نوجوان ترکوں کی ہر جگہ تعریف کی گئی اور رومی قوم کی عزت اعلان جنگ کے ذریعے بچالی گئی۔ دنیا کے چاروں کونوں سے ترکی خزانہ میں روپیہ برسنا شروع ہوا۔ اور سپاہی نئی امنگوں کے ساتھ میدان جنگ میں جانے لگے۔ لیکن الہامی کلام نے صاف الفاظ میں ترکوں کے حصے میں شکست رکھی ہوئی تھی۔ اور ایسا ہونا ضروری تھا۔ اگر سلطنت روم صلح کی کانفرنس کی شرطیں منظور کرلیتی اور اڈریا نوپل کو بغیر کسی شرط کے حوالے کردیتی تو بھی پیشگوئی پوری ہو جاتی۔ لیکن یہ بات پیشگوئی کو اور بھی اہم کردیتی ہے۔ کہ تمام دنیا کی اسلامی غیرت اور جوشش کے ساتھ لڑائی کے از سرِ نو ہونے کے باوجود اڈریانوپل

دشمن کے حوالے کرنا پڑتا ہے۔ اور دنیا بھر میں پیشگوئی کے پورا ہونے کا اشتہار ہوگیا۔
۲۷۔ مارچ ۱۹۱۳ء کو اڈریانوپل حوالے کیا گیا۔ اور بڑی ناامیدی سے ٹرکی کی شکست کی تکمیل ہوئی۔ جو اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے پر مہر کر گئی۔ اڈریانوپل اور تمام دوسرا علاقہ جو روم سے چھینا گیا تھا۔ ہمیشہ کے لیئے جاتا ہوا یقین کیا گیا۔ اور انمیں سے کسی کے واپس آنیکا ذرہ بھر بھی موقعہ نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن کلام الٰہی میں روم کے لیئے ایک اور خبر بھی جو امید دلانے والی اور خوش کن تھی۔ وھم من بعد غلبھم سیغلبون یعنی شکست کھانے کے بعد وہ فاتح ہونگے۔ شکست اپنی انتہا کو پہنچ گئی مگر اب وہ وقت آتا ہے جسکی پہلے سے خوشخبری دیگئی تھی۔ یعنی شکست کے بعد فتح آنیوالی ہے۔ سیاسی دنیا پیشگوئی کے اخیری الفاظ کی تصدیق کرنے سے قاصر ہے۔ کیونکہ سلطنت روم شکست پر شکست کھا کر نہایت ہی خراب حالت میں ہے۔ شکست سے اتنا نقصان پہنچا ہے کہ سیاست دان لوگ بیسیوں سالوں کے بعد بھی ٹرکی کے سر اٹھانے کی امید نہیں رکھتے۔ لیکن الٰہی کلام شکست کے بعد فتح کی پیشگوئی کرتا ہے۔ یہی موقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غیر ممکنات کو حقیقت کا رنگ چڑھاتا ہے۔ تاکہ دنیا پرستوں پر اس اٹل اور لاتبدیل امر کو ظاہر کرے کہ اللہ تعالےٰ ہی اس دنیا پر حکمران ہے۔ اور اس کے راستہ میں کوئی روک نہیں ہو سکتی۔ اسکے مدعا کو کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ اور اسکی تدبیروں کے آگے کسی کی پیش نہیں جاتی۔ بلقانی اتحادی مفتوح علاقے پر آپس میں جھگڑتے ہیں۔ بلگیریا سب سے زیادہ حصہ چاہتا ہے۔ جس پر دوسرے ناراض ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سرویا اور یونان ملکر بلگیریا پر حملہ کرتے اور کئی جگہ اسے شکست دیتے ہیں۔ رومانیا بھی طاقتوں کے مساوی رکھنے کے بہانے سے بلگیریا کے برخلاف ملجاتا ہے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں بلگیریا تباہ ہوجاتا ہے۔ ترکوں کو موقعہ ملجاتا ہے اور وہ اڈریانوپل اور دوسرے ضروری سٹیشنوں کو بغیر کسی روک کے واپس لے لیتے ہیں۔ اسی طرح پیشگوئی تمام ناممکنات سے گذر کر لفظ بلفظ پوری ہو جاتی ہے۔ اور کوئی بات بھی پوری ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اور تمام راستی پسند لوگوں کو بتاتی ہے کہ مندرجہ بالا پیشگوئی اس اللہ کی طرف سے ہی ہے جو اس دنیا پر حکومت کرتا ہے۔ اور سیاسی لوگوں کی مخالف رائے کے باوجود دنیا کے واقعات کو اپنے کلام کے

اخبار احمدیہ

قادیان:- حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی طبیعت اس ماہ زیادہ ناساز رہی ہے۔ احباب اس قیمتی وجود کے لئے بہت دعا فرماویں +

موسم بہار کی تعطیلوں کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ ہر دو تعلیم گاہوں میں باقاعدہ جماعت بندی ہو کر کام شروع ہو گیا ہے۔ جنہوں نے اپنے بچے قادیان تعلیم پانے کے لئے بھیجنے ہیں وہ جلد روانہ کریں ورنہ حرج ہوگا +

انگلستان:- مبلغ احمدیت قاضی عبداللہ صاحب بی۔اے نے ایک تھیوسوفی لاج میں محمڈنزم اور تھیوسوفی پر کامیاب تقریر کی۔ حضرت مفتی صاحب مع الخیر ۱۷۔ اپریل کو لنڈن پہنچ گئے الحمد للہ ثم الحمد للہ جملہ برٹش احمدیان خدا کے فضل سے اچھے ہیں اور امید ہے کہ حضرت مفتی صاحب کے جانے سے انمیں جوش تبلیغ ترقی کر جائیگا +

ماریشس:- سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ روزہل اور سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سنٹ پیری اطلاع دیتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ جزیرہ میں ترقی کر رہا ہے اور اب دو مستقل مبلغین کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس درخواست پر حضرت نے منظور فرمالیا ہے کہ مولوی غلام محمد صاحب کے عیال ماریشس بھیجدیئے جاویں۔ مولوی عبیداللہ صاحب بھی عنقریب روانہ ہونیوالے ہیں +

سیلون:- احمدیوں وغیر احمدیوں میں نبوت مسیح موعودؑ پر مباحثہ قرار پاچکا ہے اللہ تعالیٰ کے خاص تصرفات کے ماتحت جماعت احمدیہ سیلون کو غیب سے امداد ملی ہے ایک بزرگ شیخ جو عرب اور مدنی ہیں اور سلسلہ سے دیرینہ تعلق رکھتے ہیں۔ جماعت میں علانیہ شامل ہو گئے ہیں اور اب مولویاں کولمبو سے احمدیوں کی طرف سے (مولوی شیخ محمد صالح مدنی احمدی جیسا کہ شیخ موصوف کا نام ہے) مباحثہ کرینگے +

متفرق:- امرتسر۔ لدھیانہ۔ اور بعض دیگر مقامات میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مقدمات ہیں۔ اکثر مقامات میں تبلیغی جلسے ہو رہے ہیں۔ کاٹھ گڈھ اور ضلع ہوشیارپور میں آریوں اور احمدیوں میں مذہبی مباحثہ ہے +

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان بابت ماہ نومبر سنہ ۱۹۱۶ء

تعلیم (آمد / خرچ) — زکوٰۃ

چندہ	عشر فنڈ	فیس مدرسہ	سرمایہ	از احباب	ضمنی	متفرق	میزان	بقایا سال گذشتہ	میزان کل	عملہ	گرانٹ	متفرق	بورڈنگ	ہوسٹل	[illegible]	سرمایہ	از احباب	ضمنی	میزان خرچ	باقی	زکوٰۃ آمد	بقایا سال گذشتہ	میزان
۰۵ر	۰۵ر	۱۱ر	۶ر۱۰پ	۷ر	۰۱ر	۶ر	۱۲ر۴پ	۸ر	۱۴ر۷پ	۷ر	۰	۰۱ر	۵ر			۱۲ر	۲ر	۱۰ر	۱۵ر	۵ر۴پ	۱ر	۵ر۱۱پ	۶ر۱۱پ

مدرسہ احمدیہ (آمد / خرچ) — تعمیر (آمد / خرچ) — مساکین

چندہ	عشر فنڈ	فیس بورڈنگ	میزان	فاضل سال گذشتہ	فاضل	عملہ	بورڈنگ	میزان	فاضل	سود	متفرق	میزان	فاضل سال گذشتہ	فاضل	عملہ	سود	میزان خرچ	فاضل	چندہ	واپسی قرضہ	میزان	سال گذشتہ بقایا	میزان
۱۳ر	۵ر	۴ر	۰۶ر	۷ر۱۱پ	۱ر۵پ	۵ر	۰۷ر	۱۳ر	۱۴ر۵پ	۱۳ر	۱۱ر	۸ر	۱۲ر	۰۳ر	۰۴ر		۰۴ر	۰۸ر	۰۱۳ر		۰۱۳ر	۱ر۲پ	۱۳ر۱۱پ

اشاعت اسلام (آمد / خرچ) — یتامیٰ (آمد / خرچ)

اعانت	انگریزی	اردو	گنجینہ	متفرق	اشتہارات	میزان	بقایا سال گذشتہ	میزان کل	عملہ	انگریزی	اردو	متفرق	میزان	باقی	چندہ	فاضل	فاضل سال گذشتہ	میزان کل	وظائف	میزان	فاضل	مستقل فنڈ
۰۷ر	۱۳ر	۰۵ر	۰۱ر	۷ر	۱۲ر	۰۱۴ر	۹ر۱۱پ	۸ر۸ر	۵ر	۱۳ر	۸ر	۰۱ر	۵ر	۳ر۴پ	۱۱ر	۴ر۱۰پ	۹ر۷پ	۰۱۲ر		۰۱۳ر	۲ر۴پ	۰۲ر

بیت المال (آمد / خرچ) — متفرقات (آمد / خرچ)

لنگر	جلسہ سالانہ	متفرق	میزان	فاضل سال گذشتہ	فاضل	علماء لنگر و مہمان	خورد و نوش	اخراجات جلسہ	[illegible]	میزان	فاضل	[illegible]	[illegible]	متفرق	میزان	فاضل	فاضل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان خرچ	فاضل
	۹۲ر		۱۲ر	۳ر۱۰پ	۷ر۱۰پ	۷ر	۴ر	۰۱۰ر		۶ر	۱۳ر۱۰پ	۰۱۱ر	۴ر	۷ر	۷ر	۰۷ر	۰۱۵ر	۱۴ر		۰۱۵ر		۱۴ر	۰۱۱ر	۰۱۱ر

[illegible]

بقایا صیغہ جات یکم نومبر سنہ ۱۹۱۶ء

تعلیم	۴	۵	۱۲۸۴۹
اشاعت	۸	۳	۳۵۱۷
مقبرہ	۶	۰	۹۹۸۴
زکوٰۃ	۱۱	۶	۱۲۸
بورڈران ہائی	۶	۱	۱۰۰۷
مساکین	۱۱	۱۳	۲۰۹۶
امانت اندرونی	۰	۹	۴۳۹۱
〃 بیرونی	۰	۰	۶۱
مستقل فنڈ	۶	۲	۳۹۱۴
میزان	۴	۱۱	۳۷۸۴۹
منہائی فاضل	۱	۴	۲۹۵۸۱
باقی	۳	۷	۸۲۶۸
منہائی پیشگی	۰	۱۳	۸۲۳۴
موجودآمین	۳	۱۰	۳۳

تفصیل فاضل صیغہ جات

مدرسہ احمدیہ	۵	۱۴	۹۴۸۱
بیت المال	۱۰	۱۳	۱۵۶۷۸
تشحیذ	۹	۸	۱۸۵۴
یتامیٰ	۴	۶	۱۵۹۴
متفرقات	۶	۱۱	۹۶۸
بورڈران احمدیہ	۶	۱۳	۲
میزان	۱	۴	۲۹۵۸۱

تفصیل پیشگی صیغہ جات

مدرسہ احمدیہ	۰	۱۴	۶۰۷
تعلیم	۰	۱	۱۵۶۰
بیت المال	۰	۱۴	۴۴۰۳
مقبرہ	۰	۰	۴۲۰
اشاعت	۰	۰	۳۵۰
متفرقات	۰	۰	۸۴۳
تشحیذ	۰	۰	۵۰
میزان		۱۳	۸۲۳۴

محاسب
خلیفہ رشید الدین

ناظر
محمد اشرف

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان - بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۶ء

تعلیم

آمد											خرچ													
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مدرسہ احمدیہ

آمد									خرچ							
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تعمیر

آمد				خرچ			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	فاضل	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اشاعت اسلام

آمد									خرچ							
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مساکین / امانت اندرونی / امانت بیرونی

مساکین					امانت اندرونی			امانت بیرونی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بیت المال

آمد							خرچ				
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

زکوٰۃ

آمد						
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یتامیٰ

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بقایا صیغہ جات یکم جنوری سنہ ۱۹۱۷ء

تعلیم	۵	۱۴	۱۲۲۹۶
اشاعت	۱۱	۴	۳۶۵۲
مقبرہ	۳	۴	۱۰۵۴۴
زکوٰۃ	۲	۱۵	۶۹۱
بورڈران ہائی	۰	۴	۱۹۲۴
مساکین	۸	۸	۲۵۵۷
امانت اندرونی	۰	۹	۴۴۴۶
؎ بیرونی	۰	۰	۶۱
مستقل فنڈ	۶	۲	۳۹۱۴
میزان	۱۱	۱۴	۴۰۰۸۸
منہائی فاضل	۵	۱۲	۲۶۲۸۶
	۶	۲	۱۳۸۰۲
منہائی پیشگی	۰	۱۵	۱۱۷۲۶
باقی زد امین	۶	۳	۲۰۷۵

فاضل صیغہ جات یکم جنوری سنہ ۱۷ء

مدرسہ احمدیہ	۳	۱۳	۹۲۹۴
بیت المال	۰	۱۳	۱۲۲۲۱
تعمیر	۹	۱۴	۱۷۸۷
یتامیٰ	۷	۰	۱۲۱۲
متفرقات	۱	۲	۱۵۷۵
بورڈران احمدیہ	۹	۰	۱۹۵
میزان	۵	۱۲	۲۶۲۸۶

پیشگی صیغہ جات یکم جنوری سنہ ۱۷ء

مدرسہ احمدیہ	۰	۰	۶۰۰
تعلیم	۰	۱	۱۵۶۰
بیت المال	۰	۱۴	۷۹۰۳
مقبرہ	۰	۰	۴۲۰
اشاعت	۰	۰	۳۵۰
متفرقات	۰	۰	۸۴۳
تعمیر	۰	۰	۵۰
میزان	۰	۱۵	۱۱۷۲۶

خلیفہ رشید الدین — محاسب

محمد اشرف — ناظر

[illegible]

پورا کریں۔ اور یہ ایک قسم کا قرضہ ہے۔ کہ سعی کرکے دس دس خریدار دیں۔ جب تک
اس قرضہ کو ادا نہ فرمادیں گے۔ ان سے مطالبہ انشاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا۔
جنہوں نے بالکل توجہ نہیں فرمائی۔ وہ جلد توجہ کرکے اپنے فرض کو ادا کریں۔
اور جنہوں نے توجہ کی ہے اور کچھ قرضہ باقی ہے وہ بقیہ خریدار بھی بہم پہنچا کر
اطلاع دیں۔ مگر وہ یہ کام کرتے وقت اس امر کا خیال فرما لیا کریں کہ خریدار
دراصل وہی خریدار ہے جو قیمت ادا کر دے ؂

شرح اجرتِ اشتہار ریویو آف ریلیجنز

میعاد	پورا صفحہ انگریزی	پورا صفحہ اردو	نصف صفحہ انگریزی	نصف صفحہ اردو	چوتھائی صفحہ انگریزی	چوتھائی صفحہ اردو	ایک سطر انگریزی	ایک سطر اردو
سالانہ	للعہ	للعہ	دعہ	دعہ	دعہ	دعہ	سے/	سے/
ششماہی	دعہ	دعہ	دعہ	دعہ	عہ	عہ	عہ ۱۲/	عہ ۱۲/
سہ ماہی	دعہ	دعہ	عہ	عہ	۸ر	۸ر	عہ ر	عہ ر
ایک سطر	یے ۸ر	یے ۸ر	للعہ ر	للعہ ر	سے ر	سے ر	۸ر	۸ر

تمام درخواستیں دفتر میگزین قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

Digitized by Khilafat Library

ڈاکٹر کی ہدایت

نوبتی بخار سخت زکام اور ہلکی قسم کی طاعون کے لیئے باٹلی والا کا ایگیو مکسچر بڑی بوتل یا بخار کی گولیاں قیمت عہ ر
باٹلی والا کا بلمرت۔ بچوں اور کمزور اشخاص کے لیئے مقوی ہے قیمت عہ ر باٹلی والا کی اصلی کونین کی ٹکیاں ایک
اور سو گرین کی گولیوں کی بوتل باٹلی والا کا ایگیو مکسچر۔ چھوٹی بوتل قیمت ۸ر کالرا پل۔ ہیضہ دستوں
اور قے کے واسطے قیمت عہ ر دانتوں کا منجن قیمت ۴ر مقوی گولیاں زرد اور کمزور اعصاب کیلئے قیمت عہ ر
داد کا مرہم۔ داد اور خارش کیلئے قیمت ۴ر۔ یہ ادویہ ہندوستان میں سب جگہ فروخت ہوتی ہیں۔
نیز ڈاکٹر ایچ۔ ایل۔ باٹلی والا اینڈ سنز ورلی کلو لینڈ ہل بمبئی سے مل سکتی ہیں ؂

باہتمام بھائی بہادر سنگھ مینجر و پرنٹر وزیر ہند پریس امرتسر میں شیخ محمد نصیب پبلشر ریویو آف ریلیجنز قادیان کیلئے

(۶) چودھری غلام سرور صاحب چک ۳۰ فضل پورہ ضلع لائل پور ایک خریدار اُردو عطا فرمایا ہے اور اس طرح پر اس تجویز کے ماتحت کانفرنس ہو چکنے کے بعد اسوقت تک بیس خریدار ریویو بہم پہنچے ہیں ؀

علاوہ حاضرین کانفرنس کے ذیل کے دوستوں نے ریویو کے خریدار بھیجے ہیں :-

ماسٹر رحیم بخش ایم - اے مدرس ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور ایک اُردو - بابو عبدالواحد صاحب شملہ ایک انگریزی - مولوی محبوب عالم صاحب مدرس مری - دو اُردو - مسٹر محمد سمیر کولمبو تین انگریزی - منشی عمر الدین صاحب اجنالہ دو اُردو - مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی سرگودہ ایک انگریزی - چودھری غلام حسین صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودہ ایک اُردو - ماسٹر محمد دین صاحب ٹیلر ماسٹر دھرم سالہ ایک اُردو ایک انگریزی - اس ماہ ۴۶ نئے خریدار پیدا ہوئے ؀

دوسری تجویز توسیع اشاعت ریویو کی احباب نے یہ بتائی کہ ریویو کے مضامین اعلیٰ ہوں - اور حضرت صاحب نے بھی اسے بہت کچھ محسوس کیا - چنانچہ آپ کا منشاء ہے کہ ہماری جماعت میں جو دوست یہ قابلیت رکھتے ہیں کہ ریویو انگریزی یا اُردو میں قلم اُٹھا سکیں وہ سال میں کم از کم ایک ایک بار مضمون محنت سے تیار کر کے بھیجیں - اس طرح سے امید ہے کہ ریویو میں دلچسپی پیدا ہوگی - دفتر میں انتظامی رنگ میں اس کی بہتری کی یہ تجویز کی گئی ہے کہ چونکہ حضرت مولوی شیر علیصاحب اڈیٹر ریویو ترجمۃ القرآن کے کام پر مامور ہیں اسلئے اڈیٹری کا کام سرانجام دینے کے لیے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے کو منتخب کیا گیا ہے - اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ انکا وجود رسالہ کے لیئے مبارک ہوگا ؀

اب اخیر پر میں ان احباب کی خدمت میں جو کانفرنس میں حاضر تھے التماس کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے معاہدہ کو جو حضرت خلیفۃ المسیح نے انکے ذمہ ڈالا ہوا ہے

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ✤ لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر ریویو

Digitized by Khilafat Library

جلد ۱۶ بابت اپریل ۱۹۱۷ء نمبر ۴

مطابق جمادی الاخریٰ ۱۳۳۵ھ

چندہ سالانہ ۲ روپے

علاوہ محصولڈاک ۴ آنے

فہرست مضامین

زندہ خدا کے زبردست نشان ۱۲۱–۱۳۶

مسئلہ نبوت مسیح موعودؑ پر ایک نظر ۱۳۷–۱۴۵

مسیح موعودؑ کے کاموں پر ایک سرسری نظر ۱۴۶–۱۵۹

اخبار احمدیہ ۱۶۰

گوشوارہ ۱۶۱–۱۶۴

رپورٹ صیغہ اشاعت اسلام ۱–ج

رپورٹ صیغہ اشاعت اسلام بابت ماہ اپریل ۱۹۱۷ء

اس ماہ - ۷ - ۸ اور ۹ - اپریل کو کانفرنس کا اجلاس ہوا جسمیں انجمنہائے احمدیہ کے سکرٹری و پریذیڈنٹ صاحبان مدعو کیئے گئے تھے۔ دراصل اس کانفرنس کو مجلس شوریٰ کہنا چاہیئے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا - ۹ - اپریل کو احمدیہ پریس کا سوال درپیش تھا۔ اور اسی ضمن میں ریویو اردو کی توسیع اشاعت کا سوال درپیش تھا مختلف احباب نے مختلف رائیں ریویو کی اشاعت کی دیں - جنہیں احباب اخبارات میں پڑھ چکے ہونگے - یا سُن چکے ہونگے - مگر اسوقت میں صرف وہ مبارک تجویز جو حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمائی - ان احباب کو تعمیل کے لیئے یاد دلاتا ہوں جو شامل کانفرنس تھے - اور ان دوستوں کو پہنچاتا ہوں جو شامل کانفرنس نہ ہوسکے تھے۔ اور وہ یہ ہے - کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے ریویو کی توسیع اشاعت کے سوال پر فرمایا۔ کہ کل احباب کو ریویو کی خریداری بڑھانے کا فکر ہونا چاہیئے - اور عام طور پر واپس جا کر کوشش ہونی چاہیئے خصوصاً حاضرین کانفرنس اس بات کا عہد کر کے جاویں کہ وہ دس دس خریدار دینگے - تاکہ اس تدبیر سے اگر دس ہزار خریدار نہیں تو کم از کم اسقدر خریدار ریویو تو ہو جاویں جسقدر ابتدا میں پیدا ہوئے تھے اور پھر کم ہونے شروع ہوئے تھے - چنانچہ اس تجویز پر خدا کے فضل سے احباب میں عملدرآمد شروع ہو گیا ہے - اور اسوقت تک ذیل کی کارروائی ہوئی ہے :-

(۱) مرزا محمد شفیع صاحب انسپکٹر ڈاکخانہ جات رہتک آٹھ خریدار ریویو اردو ؛

(۲) حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور تین خریدار اردو اور دو انگریزی ؛

(۳) منشی عبدالرحیم صاحب محرر دفتر تشحیذ الاذہان قادیان تین خریدار اردو ؛

(۴) بابو محمد یوسف صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور دو خریدار اردو ؛

(۵) خلیفہ رشید الدین صاحب قادیان ایک خریدار اردو ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِىْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِى الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ٥

(سورۃ القصص ۶۰)

زمینِ خدا کے زبردست نشان

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردے گا۔

زارِ رُوس کی قابلِ رحم حالت کی خبر ہندوستان کے نبی نے بارہ سال پہلے دی تھی

خداتعالیٰ کی قدیم سنت چلی آتی ہے۔ کہ جب کبھی دنیا فسق وفجور میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اور خدا کو بھول جاتی ہے۔ اور لوگوں کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ اور حوصلے پست ہو جاتے ہیں اور روحانی پانی کے پیاسوں کے حلق میں کانٹے پڑ جاتے ہیں۔ اور ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں اور آنکھوں میں شدتِ پیاس سے گڑھے پڑ جاتے ہیں تو وہ اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے نبی مبعوث فرماتا ہے۔ اور انکی اصلاح کے لیئے رسول کھڑے کرتا ہے۔ جو روحانی پانی کے بادل ہوتے ہیں۔ جو ہر ایک اُس زمین کو جو اپنے اندر پانی جذب کرنیکی قابلیت رکھتی ہے۔ سیراب کرتے ہیں۔ اور پیاسوں کی پیاس بجھا دیتے ہیں۔ وہ ایک نور ہوتے ہیں جن کی مدد سے ظلمتوں میں پڑے ہوئے لوگ دیکھنے لگتے ہیں۔ وہ ایک آگ ہوتے ہیں جو حق کے دشمنوں کو جلا کر خاک کردیتی ہے۔ وہ ایک بجلی ہوتے ہیں کہ جو سعادتمند انسانوں کے اندر آناً فاناً ایک ایسی